رموزِ تالمود

(بابت مسیح و مسیحیت)

مترجم

قاضی محمد سعید بی۔اے

اسلامی مشن، سنت نگر،
لاہور

فہرست مضامین

مئی ۱۹۸۳ء

تعداد ایک ہزار

طابع:

تعارف

تلمود نام کی اصل لمود یا لمد ہے جس کا عبرانی میں ترجمہ سکھانا، تعلیم دینا اور تعلیم پانا ہے۔ یعنی وہ کتاب قانون جو یہودی قوم کے لیے جامعتہ العلوم کا مرتبہ رکھتی ہے۔ اور ہر ضروری علمی مسئلہ کو کھول کھول کر بیان کرتی ہے۔

تلمود کی ابتدا اور اصل کے بارے میں یہودی ربیوں کا یہ قول ہے کہ موسیٰ علیہ السلام ہی اس کے پہلے مصنف ہیں۔ ان کا موقف یہ ہے کہ کوہ سینا پر موسیٰ علیہ السلام کو جو قانون مکتوب الواح کی صورت میں ملا۔ جس کو تورات باشبکتاب کہا گیا اس کے علاوہ ان کو قانون مکتوب کی تشریح اور تفسیر کے لیے زبانی ہدایات بھی حق تعالیٰ کی طرف سے ملیں۔ جس کا نام تورات شبیل پیہ رکھا گیا۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کے کوہ طور پر طویل قیام کی اصل وجہ یہی زبانی قانون کا دیا جانا تھا کیونکہ الواح جو مکتوب تھیں وہ تو ایک ہی روز میں مل سکتی تھیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے زبانی قانون جوشوا کے حوالے کر دیا تھا۔ جس نے اس قانون کو ستر بڑے آدمیوں کے حوالے کیا جن کی وساطت سے یہ قانون مرسلین تک پہنچا جہاں سے یہ یہود کی دینی مجلس میں پہنچا یہ تسلیم شدہ امر ہے کہ قانون موسوی یہودی معبد میں جستہ جستہ ربیوں تک پہنچا حتیٰ کہ وقت کا وہ مقام آ پہنچا کہ اس قانون کو زبانی طور پر یعنی فقط یادداشت میں محفوظ رکھنا ممکن نہ رہا۔ تورات کی دوسری کتاب سفر

خروج کے باب ۲۴ میں یوں لکھا ہے "رب تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا: میرے پاس پہاڑ پر آ اور وہاں قیام کر میں تمہیں پتھر کی الواح دونگا اور ایک قانون اور احکامات جو میں نے لکھ رکھے ہیں تاکہ یہ سب کچھ اپنی قوم کو پڑھاؤ۔" یہودیوں کا کہنا ہے کہ اس عبارت میں "پتھر کی الواح" سے مراد دس احکام ہیں اور ایک قانون سے مراد پینٹاٹش ہے۔ اور احکام سے مراد مشنا ہے۔ "تاکہ تم پڑھاؤ" سے مراد جمارا ہے

ربیوں کے بارے میں جو کچھ بھی کہا گیا ہے یہ بات بخوبی ہمارے علم میں ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے ہی فلسطین میں ایسے مدارس موجود تھے جہاں دینی تعلیم دی جاتی تھی۔ قانون کے اساتذہ کی تفاسیر پر مبنی نقشہ جات اور فہرستیں تیار کی گئیں۔ تاکہ پڑھنے والوں کی یادداشت میں ممد و معاون ہوں۔ یہی تفاسیر جب یکجا کر دی گئیں تو وہ یہود کی اولین تالمود بنی۔ عیسیٰؑ کے بعد دوسری صدی میں ایک یہودا اپنی پاکباز زندگی کی وجہ سے سینٹ یعنی ولی کہلاتا تھا۔ بلکہ شہزادہ کہلاتا تھا اس نے جب یہودیوں کی تعلیمات کو مرور زمانہ سے مٹتے دیکھا اور انکے زبانی قانون کو ختم ہوا پایا اور خود یہود قوم کو تتر بتر ہوتے دیکھا تو وہ پہلا شخص تھا جسے یہودی قانون کو بچانے اور سنبھالنے کی فکر لاحق ہوئی۔ اس نے تمام نقشہ جات اور فہرستوں کو یکجا کر کے ایک کتاب کی صورت دی۔ جس کا نام اس نے مشنا رکھا۔ یہ گویا ثانوی قانون کی حیثیت رکھتا تھا۔ اس میں چھ حصے تھے اور ہر حصہ چند ابواب پر مشتمل تھا۔ مشنا ہی دراصل تالمود کی بنیاد اور اس کا عظیم ترین حصہ ہے۔ یہودی قوم نے سب جگہ اس کو مذہبی صحیفہ کے طور پر قبول کیا اور بطور ثقہ اور مدون قانون کے تسلیم کیا۔ یہودیوں

کی درس گاہوں میں بابل شام - یہودیہ - فلسطین - طبریہ - یمنیہ اور لدہ سبھی جگہ اس کی تعلیم دی جانے لگی۔

وقت کے ساتھ ساتھ مشنا یعنی تالمود کے الفاظ اور عبارات کی ترجمانی میں اختلافات بڑھتے چلے گئے اور علماء یہود کے فیصلہ کن اقوال جو مشنا کی ترجمانی میں کہے گئے۔ ان سب کو ضبط تحریر میں لایا گیا۔ جس سے ایک اور حصہ تالمود کا تیار ہو گیا جس کو جمرہ کا نام دیا گیا۔ دونوں حصے تالمود کے لازمی جزو اسی طرح قرار پائے کہ مشنا کو بطور قانون کے الفاظ یا عبارت کا درجہ حاصل ہوا اور جمرہ کو اس کی تشریح اور فیصلہ کن تفسیر کا مرتبہ ملا۔

یہودی سکولوں میں مشنا کے تمام اصول اخلاق پر بحث نہیں ہوتی تھی۔ عبادت گاہ کی تباہی کے بعد جن اصولوں پر عمل ممکن ہی نہیں رہا تھا اور وہ اصول جن پر عمل کے لیئے ارض مقدس کی موجودگی ضروری تھی وہ سب بلا تشریح چھوڑ دیے گئے ان کی تشریح ایلیاس اور مسیحا کے دوبرو تک ملتوی کر دی گئے۔ یہی وجہ ہے کہ جمرہ میں مشنا کے بہت سے حصے موجود نہیں پائے جاتے۔

ربی یہودا کی مشنا کی ترجمانی و تفسیر ہود و بابل اور فلسطین کے مذہب فکر نے جدا جدا کی۔ اس طرح جمرہ کے دو الگ الگ تراجم ہو گئے ایک کی نسبت بابل سے قرار پائی اور دوسرے یروشلم سے یروشلم تالمود یعنی جمرہ کا ترجمہ ربی جوحانن نے کیا تھا جو اس وقت یہودی مجد کا سربراہ تھا۔ اس نے ۲۳۰ عیسوی میں مشنا بر ۱۱۳۹ ابواب کی تفسیر قلمبند کی۔

بابل سے منسوب جمرہ کسی شخص واحد نے ترتیب نہیں دی۔ نہ ہی بیک وقت مکمل ہوئی۔ ربی عاشی نے اسے ۳۷۴ عیسوی میں قلم بند کرنا شروع کیا اور ۶۰ برس تک اس پر عرق ریزی کرتا رہا۔ بعدازاں ربی مائے مرنے ۴۲۷ عیسوی میں یہ کام اپنے ہاتھ لیا اور بالآخر ۵۰۰ عیسوی میں ربی آبینہ (ABINA) کے ہاتھوں اس کام کی تکمیل ہوئی۔ بابل سے منسوب جمرہ میں تفسیر کے ۶۳ ابواب ہیں مشنا میں جمرہ کی دو کتابوں کے اضافہ سے تالمود بھی دو ہری ہو گئی۔ یروشلم والا نسخہ بوجہ اختصار اور ناقابل فہم عبارت کے زیادہ استعمال میں نہیں آتا۔ البتہ بابل سے منسوب نسخہ یہودی قوم کے نزدیک ہمیشہ سے نہایت واجب التعظیم رہا ہے۔ تالمود بابل کی تکمیل کے بعد پانچ سو سال تک علماء یہود کے باہمی افتراق اور رقابتوں کی وجہ سے قدرتی آفات و حتیبات کی وجہ سے اور کچھ دیگر تاریخی عوامل کی وجہ سے تالمود بابل کی مزید تشریح و تفسیر نہ ہو سکی البتہ ۱۱۰۰ عیسوی میں تالمود کی مزید تشریحیں کی گئیں جن میں سب سے اہم ربی اصغر (ASEHER) کی تشریح ہے جو کہ "توضیفت" (TOSEPHETH) کے نام سے مشہور ہے اس کے علاوہ ربی موسیٰ بن میمون اور ربی شالیمو نے بھی تشریحیں لکھیں۔ اس طرح مشنا۔ جمارہ اور توصیفت مجموعی طور پر "تالمود" کے نام سے یہود میں مقبول ہوئیں۔

"تالمود" کے مندرجہ ذیل چھ بڑے بڑے حصے ہیں۔

۱۔ زیرائم۔ (ZERAIM) اس میں پھلوں، تخموں، جڑی بوٹیوں اور درختوں کا ذکر اور ان کے مختلف طریق استعمال پر بحث کی گئی ہے۔

۲- موید - (MOED) اس حصہ میں یہودی تہواروں کا ذکر ہے۔ ان تہواروں کے اوقات خصوصاً سبت کے تہوار کا آغاز اور انجام اور متعلقہ رسومات کا ذکر اس حصہ میں ہے۔

۳- ناشیم - (NASEHIM) اس حصہ میں عورتوں کے بارے میں احکام درج ہیں۔ عورتوں سے رشتہ ازدواج۔ طلاق۔ ان کی ذمہ داریاں تعلقات مابین الزوجین، نسوانی بیماریاں اور ان کے متعلقات پر بحث ہے۔

۴- نیزی کن - (NEZIKIN) اس میں نقصانات اور مجروح کا ذکر ہے جو نفوس انسانی یا نفوس حیوانی برداشت کرتے ہیں اور ان کے بارے میں سزائیں اور تلافی کے احکام مندرج ہیں۔

۵- کوڈرس چیم (KODASCHIM) اس میں رسوم تقدس۔ قربانی اور مناسک کے بارے میں تفصیلات ہیں۔

۶- طہارت - (TOHOROTH) اس میں پاکیزگی حاصل کرنے کے طریقے اور احکام ہیں جس میں برتنوں، بستروں اور دوسری اشیاء استعمال کی آلودگیوں کا ذکر ہے اور ان کو دور کر کے طہارت اور پاکیزگی حاصل کرنے کے احکام درج ہیں۔

چونکہ تالمود ایک ضخیم اور بے ترتیب فن پارہ تھا۔ لہذا ایک مختصر ملخص کی ضرورت شدت سے محسوس کی گئی تاکہ مطالعہ میں آسانی پیدا

ہو۔ اس ضرورت کے تحت ابی اسحاق بن یعقوب الفاس نے یہ کام ۱۰۳۲ عیسوی میں ایک مختصر تالمود شائع کر کے سرانجام دی۔ لیکن اس کتاب میں بھی ترتیب کی خامیاں موجود ہیں۔ اس لیئے اس کی زیادہ پذیرائی نہیں ہوئی۔ یہودی قانون پر سب سے پہلے جو منظم کتاب مرتب کی گئی وہ ۱۱۸۰ عیسوی میں میمون (MAIMONIDIS) نے مشنا تورات کے نام سے شائع کی میمون کا نام "شاہین معبد یہود" بھی مشہور ہوا۔ اس کتاب کے چار حصے ہیں اور کل چودہ صحیفوں پر مشتمل ہے۔ اس میں تالمود کی پوری جامعیت موجود ہے۔ اور میمون نے فلسفیانہ نکات پر بھی اپنا زور قلم دکھایا ہے۔ عبارت کی روانی میں وہ بہت سے قانون اپنی طبع آزاد کے تحت بھی رقم کر گیا ہے جس کی وجہ سے بعد ازاں اسے مذہب یہود سے کافر قرار دیا جا کر موت کا پیغام سنایا گیا۔ موت کے خوف سے وہ مصر کی طرف بھاگ گیا۔ جہاں ۱۲۰۵ عیسوی میں اس کا انتقال ہوا۔

بعد ازاں یعقوب بن اصغر نے میمون کی فلسفیانہ موشگافیوں اور بدعتی قوانین کو خارج کر کے ربیّوں کی تعلیمات کے مطابق ۱۳۴۰ عیسوی میں "عرباتوریم" (ARBAA TURIM) کے نام سے مشنا تورات شائع کی چونکہ میمون اور اصغر کے اختلافات بہت نمایاں تھے لہذا ایک ایسی کتاب کی ضرورت بدستور محسوس ہوتی رہی۔ جو ربیّوں کے باہمی اختلافات اور بدعات اور تفسیر بالطبع سے مبرا ہو جسے یہود قوم بطور کتاب قانون قبول کرے یہ کمی فلسطین کے ربّی جوزف کارو (JOSEPH KARO) نے پوری کر دی۔ یہ ۱۵۸۸ عیسوی

میں پیدا ہوا تھا اور ۱۵۷۷ عیسوی میں فوت ہوا۔ یہ کتاب یعقوب بن اسحاق کی کتاب "عرباطریم" کی تشریح تھی جسے "شلحن آرخ" (SCHAL CHAN ARUKH) کا نام دیا گیا جس کے لغوی معنی "تیار شدہ نقشہ" ہے۔ چونکہ مشرقی ممالک کے یہود اور یورپین ممالک کے یہود میں عادات اور اطوار کا بہت اختلاف تھا۔ اس لیے یہ نسخہ بھی قبولِ عام حاصل نہ کر سکا۔ اس کمی کو ربی موسیٰ اسرائیل (MOSCHI ISSARL) نے شلحن آرخ پر تشریح اضافوں کے ساتھ اس نئی کتاب کا نام "ورخ موسیٰ" یعنی "طریق موسیٰ" قرار پایا۔ اور اسے مشرق و مغرب کے یہود میں یکساں مقبولیت حاصل ہو گئی۔

یہ آخری جمارہ یہود کے نزدیک نہایت مقدس خیال کیا جاتا ہے۔ ان کا قول ہے کہ "جو لوگ تورات پڑھتے ہیں وہ کسی قدر نیکی کرتے ہیں لیکن کچھ زیادہ نہیں۔ جو لوگ مشنا کا مطالعہ کرتے ہیں ان کو اجر اور انعام ملے گا۔ لیکن جو لوگ جمارہ کے مطالعہ کا احترام کرتے ہیں۔ وہ اعلیٰ ترین نیکی کے حامل ہیں۔" اس سلسلہ میں ان کا ایک قول یہ بھی ہے "تورات مقدس کی مثال پانی کی ہے۔ مشنا شراب کی مانند ہے۔ اور جمارہ خوشبودار شراب کی مانند ہے۔"

۵۵۳ء۔ عیسوی میں شہنشاہ جسٹی نین (JUSTINIAN) نے تالمود اور دیگر عبرانی کتابوں کی اشاعت ممنوع قرار دے دی۔ جو پوری مملکت روما میں ممنوع قرار پائی۔ ۱۲۳۹ عیسوی میں پوپ گریگوری کی عدالت میں تالمود کے خلاف مقدمہ دائر ہوا اور فیصلہ یہودیوں کے خلاف صادر کیا گیا۔ کیونکہ پوپ گریگوری نہم اور پوپ انوسنٹ چہارم نے فتویٰ دیا

کہ تالمود میں عیسائی مذہب کے خلاف ہر قسم کا شرارت آمیز جھوٹ اور عیسائی مذہب کے بانی کے خلاف نہایت نازیبا زبان استعمال کی گئی ہے۔ ۱۲۴۴ء عیسوی میں پیرس میں تالمود کے تمام نسخے جلا دیئے گئے۔ ۱۲۶۳ عیسوی میں بارسلونا میں تالمود اور اس کے ساتھ یہودیوں کو جلاوطن کر دیا گیا۔ ۱۴۰۵ عیسوی میں پوپ کلیمنٹ چہارم نے ایک کمیشن کے ذریعے تالمود کی تنقیح کرائی۔ ۱۵۰۹ عیسوی میں فرینک فرٹ (جرمنی) میں تالمود کے تمام نسخے جلا دیئے گئے۔ ۱۵۴۱ عیسوی میں اٹلی میں تالمود کے خلاف طوفان اٹھا۔ ۱۵۵۰ عیسوی میں وینس میں تالمود کو تلف کیا گیا۔ ۱۵۸۱ عیسوی میں یہودیوں نے مجبور ہو کر تالمود کے وہ تمام حصے جو کسی طرح عیسائیوں کے خلاف تھے خارج کر کے اسکی طباعت کا انتظام کیا۔ ۱۸۸۸ عیسوی میں پوپ لیو XIII نے تالمود اور دوسری یہودی کتب کو خلاف قانون قرار دیا اور اگر عیسائی مذہب کے خلاف سارا مواد حذف کر دیا جائے تو صرف اس صورت میں شائع کرنے کی اجازت ملی کہ تالمود کے علاوہ کسی دوسرے نام سے اشاعت کی جائے۔

سولہویں صدی عیسوی کے شروع میں جب نئے نئے مذاہب سے عیسائی افکار کی دنیا میں ہیجان پیدا کیا گیا۔ یہود نے پھر سے تالمود کے نسخے کھلے بندوں تقسیم کرنے شروع کر دیئے۔ کیونکہ جدید چھپائی کا ہنر ان کے ہاتھ آگیا تھا۔ ۱۵۱۰ء میں وینس میں مکمل تالمود کی اشاعت کی گئی۔ اور یہود بڑے فخر سے بیان کرتے تھے کہ اسی سال میں مارٹن لوتھر نے پوپ لیو دہم کا بیل جلا دیا تھا۔

سولہویں صدی عیسوی کے اواخر میں اور سترھویں صدی عیسوی کے شروع میں جب معروف علماء نے تالمود کا مطالعہ احتیاط اور انہماک سے شروع کیا۔ تو یہود نے پھر سے وہ حصے تالمود سے حذف کرنا شروع کر دیئے

جو عیسائی مذہب اس کے بانی اور اس کے پیروکاروں کے متعلق تحریر ہو چکے تھے۔ ۱۵۷۸ عیسوی میں جو تالمود بیسل (B A S E L) میں شائع ہوئی اس میں بہت سا مواد خلافِ عیسائیت محذوف ہے، ۱۶۳۱ عیسوی میں پولینڈ میں منعقدہ یہود کونسل نے فیصلہ کیا کہ ایسا کوئی مواد شائع نہ کیا جائے جس سے عیسائیوں کی دل آزاری ہو اور اسرائیل کو نقصان پہنچ سکے۔ اس لئے جو تالمود لٹریچر منظرِ عام پر آتا ہے اس میں سے وہ تمام مواد مفقود ہوتا ہے جو ربیوں کے پاس محفوظ اصل نسخوں میں موجود ہے۔

اب ہمیں تالمود کے علاوہ یہودیوں کی دیگر معروف کتابوں کے بارے میں بھی کسی قدر رائے زنی کرنا چاہیے۔ ان کی دوسری اہم کتاب جس کا نمبر تالمود کے بعد ہے ”ظوھار“ (Z O H A R) ہے کچھ ربیوں کا خیال ہے کہ کوہ سینا سے قانون کی ترجمانی حاصل کر لینے کے بعد موسیٰ علیہ السلام نے یہ صدری احکام جوشوا کو نہیں بلکہ ہارون علیہ السلام پیغمبر کو دیئے تھے اور ہارون علیہ السلام نے یہ احکام علی زر (E L E A Z E R) کو پہنچائے۔ اور یہ سلسلہ چلتا رہا حتیٰ کہ زبانی تعلیمات جو موسیٰ علیہ السلام سے منسوب ہیں انہیں کتابی شکل دے دی گئی جس نے ”ظوھار“ کا نام پایا اس لفظ کا لغوی معنی ”چمکنا“ یا ”متجلی ہونا“ ہے۔ کیونکہ یہ موسیٰ علیہ السلام پر نازل شدہ کلامِ الٰہی کی تشریح اور تفسیر ہے۔ اس کتاب کا مصنف ربی شمعون بن جوشاعی بیان ہوتا ہے۔ جو کہ ربی اکیبا (A K I B H A) کا شاگرد بتایا جاتا ہے۔ اس نے معبد یہود کی تباہی کے پچاس سال بعد اپنی زندگی ۱۲۰ عیسوی میں بطور ایک شہید کے ختم کی۔ اس کے علاوہ ایسے یہود علماء کے نام بھی اس کتاب کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ جو ۱۲۰ عیسوی کے صدیوں بعد زندہ موجود تھے۔ لیکن معروف

ربّی رام بام (RAM BAM) اور اصغر (ASGHER) جو ۱۲۰۴ عیسوی میں فوت ہوا۔ اس کتاب ہیں۔ اس کتاب "ظوہار" کا کوئی ذکر نہیں کرتا۔ اس لیے ان لوگوں کا قیاس زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے جو کتاب "ظوحار" کا منظر عام پر آنا ۱۳۰۰ عیسوی صدی میں بتاتے ہیں اس کتاب کے بڑی تقطیع پر تین حصے ہیں۔

کتاب "ظوحار" کے علاوہ یہودی اساتذہ نے متعدد دیگر کتب بھی شائع کی ہیں جو تالمود کی نسبتاً دشوار عبارتوں کی تشریح کرتی ہیں۔ ان میں بعض کے نام یہ ہیں بیار (BIAR) حالاخوتھ (HALAKHOTH) جال کوت (JALKUT) ماغن ابراہیم (MAGEN ABRAHAM) سفیر اکارم (SEPHER IKKARIM) اور ٹول ڈاتھ ایسچو (TOLDOTH IESCHU)

مندرجہ بالا کتب کے نام مشتے از خروارے کی طرح بتیس[۳۲] اہم کتابوں میں سے مذکور کیے گئے ہیں۔ ان میں سے آخری تین کتب عیسائیوں کے عقائد کے بارے میں جو خیالات ظاہر کرتی ہیں وہ پادری آئی۔ بی۔ پرانائٹس (I-B-PRANAITIS) کے مطابق اس طرح ہیں:۔

(۱) کتاب نزاع چوان (NIZZACHON) اس کتاب کا لغوی

ترجمہ پادری صاحب نے "فتح" یا "کامیابی" بیان کیا ہے اس میں عیسائیوں کی انجیل مقدس کے چاروں حصوں پر اور عیسائی مذہب رکھنے والوں کے عام عقائد پر حصے کیے گئے ہیں۔ اس کتاب کا مصنف لپ مین (LIPMAN) ہے اور یہ ۱۵۵۹ء میں شائع ہوئی۔

(۲) سفر اکارم (SEPHER IKKARIN)

یہ کتاب یہودی عقائد کے مبادیات کو بیان کرتی ہے اور ان کے مذہب کے ارکان کا ذکر کرنے کے ساتھ ساتھ عیسائی مذہب اور عقیدہ پر نہایت شدید حملہ کرتی ہے

(۳) تولدوتھ ایسچو (TOLODOTH IESCHU)

اس کتاب کا لغوی ترجمہ "یسوع کی نسلیں" ہے یہ ایک مختصر کتابچہ ہے جس میں عیسٰی علیہ السلام کی تاریخ بیان کرتے ہوئے نہایت ملحدانہ کافرانہ۔ غلیظ اور سوقیانہ زبان میں عیسٰی علیہ السلام کے خلاف کذب و افترا کے انبار لگائے گئے ہیں۔

میں نے اس کتاب میں صرف ان یہودی کتب سے اقتباسات قلمبند کئے ہیں جن کے مصنف یہود کے نزدیک نہایت واجب الاحترام ہیں اور عیسائیوں سے مناظرہ یا مناقشہ کے وقت یہودی بالعموم اپنے انہی علماء کے کلام پر انحصار کرتے ہیں۔ جن کو غیر متعصب اور ٹھوس علم کے حامل قرار دیتے ہیں۔ میں نے جس قدر احتیاط ثقہ علماء یہود کی کتب سے اقتباسات اخذ کرتے ہیں کی ہے اس سے کہیں زیادہ احتیاط ان کتب کے بارے میں کی ہے۔ جن کے مصنف نسبتاً کم معروف ہیں۔

حصہ اول

عیسائیوں کے بارے میں تالمود کی تعلیمات

اس حصہ میں پہلے ہم عیسائی مذہب کے بانی عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں تالمود کی تعلیمات پر نگاہ ڈالیں گے اور ثانوی طور پر عیسیٰ علیہ السلام کو پیغمبر ماننے والوں یعنی عیسائی لوگوں کے بارے میں تالمود کی تعلیمات بیان کریں گے۔

باب اول

یسوع مسیح کا ذکر تالمود کے اندر

تالموکتب میں بہت سی عبارتیں عیسٰی علیہ السلام کی پیدائش انکی زندگی۔ ان کی وفات اور ان کی تعلیمات کے بارے میں یہودی نقطہ نظر پیش کرتی ہیں ان کا ذکر کسی جگہ ان کے نام نامی کے ساتھ نہیں ہوا۔ بلکہ ان کی ذات گرامی کے لیئے ایسے الفاظ استعمال کیئے گئے ہیں، "وہ آدمی" کوئی ایک شخص"، "نجار کا بیٹا"، وہ شخص جو سولی پر چڑھایا گیا"، وغیرہ۔

عیسٰی علیہ السلام کے اسماء کے بارے میں:

A ١۔ عبرانی زبان میں عیسٰی علیہ السلام کا نام یسوع نصرانی (JESUS OF NAZARAIGN) لکھا گیا ہے۔ ان کو نصرانی اس وجہ سے لکھا گیا ہے کہ ان پرورش ناصرہ کے شہر میں ہوئی تھی۔ اسی لیئے تالمود میں عیسائیوں کو بھی نصاری یا نصرانی کہا گیا ہے۔ چونکہ عبرانی لفظ (JESCHUA) کے لغوی معنی نجات دہندہ کے ہیں۔ اسں لیے یہ مکمل لفظ یہودی کتابوں میں شاذو نادر ہی استعمال ہوتا ہے۔ اور اکثر اوقات بغض قلبی کی وجہ سے اس کو مختصر کر کے......

(JESCHU) لکھ دیا جاتا ہے جو یہود کے نزدیک تین الفاظ کے ابتدائی حروف کا اجتماع ہے وہ تین الفاظ (UMMORCH)۔ (SCHEMO) (VAZHKIO) جنکا مفہوم ہے "خدا کرے کہ اسں کا نام اور اس کی یاد محو ہو جائے۔ مٹ جائے" فٹ نوٹ میں لکھا ہے کہ یہودی آپس کی گفتگو میں (JESCHU) نہیں بولتے

بلکہ (ESCHM) بولتے ہیں جو اوپر درج کئے ہوئے قابل اعتراض مفہوم سے قریب تر ہے۔ جب میں نے ایک یہودی سے اس لفظ کے متعلق بات کی تو اس نے مجھے بتایا کہ اس لفظ کا مفہوم صرف اسقدر نہیں کہ "اس کا نام اور اس کی یاد مٹ جائے" بلکہ اس کے مفہوم میں مزید وسعت ہے اور یہ کافر یعنی جھوٹے (LIAY) اور پلیدی (ABOMINATION) کے معنوں کو بھی محیط ہے۔ یہ سننے کے بعد کونسا عیسائی ایسا ہو گا جو ان نازیبا الفاظ کو سن کر لرز نہ اٹھے)

تالمود میں عیسیٰ علیہ السلام کو (OTHOISCH) یعنی "وہ آدمی" یا "وہ جسے سب جانتے ہیں" کہا گیا ہے۔ ایک کتابچہ بنام ABODDAH ZARAH میں لکھا ہے "عیسائی ہر اس شخص کو کہتے ہیں جو" اس شخص "کی جھوٹی تعلیمات پر عمل کرتا ہے جس نے ان کو تعلیم دی کہ سبت کے پہلے روز خوب کھائیں پئیں اور سبت کے دوسرے روز عبادت کریں" ایک دوسرے مقام پر عیسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ (PELONI) کے لفظ سے ذکر کیا گیا ہے جس کے معنی "ایک کوئی شخص ہے" ایک یہودی کتابچہ چگی گہ (CHAGIGAH) میں مریم علیہا السلام کا ذکر "بطور اس شخص کی ماں" سے کیا گیا ہے۔ یہ بعد ازاں واضح ہو جائے گا۔ اس مریم سے مراد عیسیٰؑ کی والدہ ماجدہ ہیں یہودی نفرت اور بغض کی وجہ سے عیسیٰؑ کو نجار ابن نجار" اور بڑھی کا بیٹا" کے نام سے پکارتے ہیں یہودی کتابوں میں عیسیٰ کے لیے ایک لفظ تلوئی (TALUI) بھی استعمال ہوا ہے جس کے معنی ہیں "وہ جسے پھانسی دی گئی" ربی سیموئل جو میر (MEIR) کا لڑکا تھا نے یہودی کتابچہ ہلچ آکم (HILCH AKUM) میں حوالہ دیا گیا ہے کہ عیسائی

ضیافتوں کرسمس اور ایسٹر میں شرکت سے (یہودیوں کو) ممانعت کر دی گئی ہے کیونکہ یہ ضیافتیں اس کی یاد میں منائی جاتی ہیں جسے پھانسی دی گئی تھی ربی ابن عزرا نے ایک یہودی کتابچہ میں عیسیٰ علیہ السلام کو تلوئی (TALUI) لکھا ہے جس کی تصویر شہنشاہ کانسٹائن نے جھنڈے پر اتاری تھی۔

آرٹیکل II- عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے بارے میں یہود کی تعلیمات

تالمود کی تعلیمات میں یہ بتایا گیا ہے کہ (معاذاللہ) عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش ناجائز طریق سے ایام حیض میں ہوئی۔ اور یہ کہ (معاذاللہ) وہ بے وقوف۔ جادوگر اور گمراہ کرنے والی شخصیت تھے اور یہ کہ (معاذاللہ) اس کو پھانسی کی سزا دی گئی اور دوزخ میں دفن کر دیا گیا اور اس کے پیروکاروں (یعنی عیسائیوں) نے اسے عبادت کے لیے بت بنالیا ہے۔

۱- ناجائز بچہ جس کا نطفہ ایام حیض میں قرار پایا

یہودی کتابچہ کلاح (KALLAH) میں بیان کیا گیا ہے کہ "ایک مرتبہ جب بزرگ اشخاص بڑے دروازے پر بیٹھے تھے۔ دو نوجوان پاس سے گذرے ان میں سے ایک کا سر ڈھکا ہوا تھا۔ جب کہ دوسرے کا سر ننگا تھا۔ ربی الیزر (RABBI ELIEZER) نے اس رائے کا اظہار کیا کہ ننگے سر والا نوجوان حرامی تھا۔ اس پر ربی جوشو (JEHOSCHAA) نے کہا کہ اس کا نطفہ ایام حیض میں قرار پایا ربی اکیبیا نے اضافہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ نوجوان دونوں باتوں کا مورد ہے۔ دوسرے لوگوں کے

استفسار پر ربی اکی باد (AKIBAH) نے کہا جو کچھ اس نے کہا ہے وہ اسے ثابت کر سکتا ہے۔ لہٰذا وہ اس لڑکے کی والدہ کے پاس پہنچا۔ جسے اس نے بازار میں سبزی فروخت کرتے ہوئے دیکھا اور اس سے یوں مخاطب ہوا، "میری بیٹی! اگر تم میرے سوال کا صحیح جواب دے دو گی تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ تم موت کے بعد دوسری دنیا میں نجات پاؤ گی" اس عورت نے ربی اکیبا سے کہا کہ وہ قسم کھا کر وعدہ کرے کہ راز کو راز رکھے گا۔ ربی اکیبا نے قسم کھا کہ وعدہ کر لیا لیکن قسم اور وعدہ صرف اس کے ہونٹوں تک محدود رہے۔ کیونکہ کہ اپنے دل کے اندر تو اس نے قسم توڑنے کا ارادہ ساتھ ہی کر لیا تھا۔ پھر ربی اکیبا نے اس عورت سے دریافت کیا "تمہارا یہ بیٹا کس قسم کا ہے؟" اس کے جواب میں عورت بولی، "جس دن میری شادی ہوئی میں ایام ماہواری کے اندر تھی اور اسی وجہ سے میرے خاوند نے مجھے چھوڑ دیا لیکن ایک بدروح آکر میرے پاس سو گئی اور اس بدروح کی مجامعت سے میرا بیٹا پیدا ہو گیا۔ چنانچہ یہ بات ثابت ہو گئی کہ یہ نوجوان نہ صرف حرام سے تھا بلکہ ایام ماہواری کی پیداوار تھا۔ جب اکیبا کے گرد بیٹھے ہوئے سوالیوں نے یہ بات سنی تو وہ پکار اٹھے: "ربی اکیبا بہت عظیم انسان تھا جس نے اپنے بزرگوں کے قول کو صحیح کیا" انہوں نے مزید کہا کہ: "اسرائیل کا رب خدا وند کسی قدر بابرکت ہے کہ اس نے اپنا راز ربی اکیبا پر فاش کر دیا جو یوسف کے بیٹے کے متعلق ہے۔

یہودی اچھی طرح جانتے ہیں کہ مندرجہ بالا کہانی کا حوالہ عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ مریم علیہا السلام کے متعلق ہے یہ بات یہودیوں کی

کتاب (TUDATH JESCHUA) یسوع کی نسلیں میں پوری وضاحت سے بیان ہوئی ہے جہاں ہمارے (عیسائیوں کے) نجات دہندہ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کی پیدائش کا حصہ کم و بیش انہی الفاظ میں بیان ہوا ہے۔

اسی طرح کا ایک قصہ یہودیوں کی کتاب سن حدرین (SENHAD RIN) میں با ایں الفاظ بیان ہوا ہے "ان تمام لوگوں میں سے جو قانوناً سزائے موت کے مستوجب ہیں صرف وہی ایک عیاری اور چالبدستی سے پکڑا جا سکتا ہے جو دوسروں کو بتوں کی پرستش پر گمراہ کرتا ہے اور ایک جھوٹے مذہب میں شامل ہونے کی دعوت دیتا ہے یہ کسی طرح عمل درآمد ہوتا ہے؟ وہ ایک اندرونی کمرے میں ایک موم بتی جلاتے ہیں اور ملحقہ کمرے میں گواہوں کو بٹھاتے ہیں جہاں سے وہ اس شخص کو دیکھ بھی سکتے ہیں اور اس کی باتیں بھی سن سکتے ہیں۔ پھر وہ شخص جسے "ایک شخص" نے گمراہ کرنے کی کوشش کی اسے کہتا ہے "اب وہ ساری بات دہراؤ جو تم نے مجھے آکر تنہائی میں کہی تھی" اگر تو گمراہ کرنے والا "شخص" وہ بات دہرا دے تو سننے والا کہتا ہے "لیکن ہم اپنے ا[illegible] آسمانی معبود کو چھوڑ کر بتوں کی پرستش کس طرح کریں!" اگر گمراہ کن شخص توبہ کرے تو ٹھیک اگر وہ اصرار کرے کہ یہ ہمارا فرض ہے اور یہی کرنا مناسب ہے (یعنی بتوں کی عبادت) تو دوسرے کمرے میں چھپ کر بیٹھے ہوئے گواہ اسے پکڑ کر منصف کے پاس لے آئیں اور پتھر مار مار کر اسے مار ڈالیں۔ یہی کچھ انہوں نے لُد میں سٹیڈا (STADA) کے بیٹے کے ساتھ کیا اور اسے پھانسی دی سٹیڈا کا یہ بیٹا پانڈیرا (PANDIRA)

کا بھی بیٹا تھا۔ یعنی اس کی ماں کا نام سٹیڈا اور اس کے باپ کا نام پانڈیرا تھا۔ کیونکہ پانڈیرا سٹیڈا کا خاوند تھا۔ یہ سٹیڈا مگدالا (MAGDALA) کی مریم تھی۔ (جو عورتوں کے بال سنوارتی تھی) اور جس نے اپنے خاوند کو چھوڑ دیا تھا۔

مندرجہ بالا قول کا جو ربی چسڈا (CHISDA) سے منسوب ہے۔ مفہوم یہ ہے کہ اس مریم کو سٹیڈا کہا جاتا تھا یعنی ایک (معاذ اللہ) طوائف۔ کیونکہ جو کچھ پمبادیتا (PAMBADITA) میں تعلیم دی جاتی تھی اس کے مطابق وہ اپنے خاوند کو چھوڑ کر حرام کاری میں مبتلا ہوئی تھی۔ یہی کچھ یروشلم کی تالمود میں بھی لکھا ہے اور میمونائڈز میں بھی مذکورہ مریم سے مراد عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ ہیں یہ بات یہودی کتاب چیگی گہ (CHAGI GAH) کے اقتباسات سے پوری طرح واضح ہو جاتی ہے۔ رسالہ شبتھ (SCHEBBOTH) میں ربی الی زر (ALIZER) نے بزرگوں سے کہا "کیا سٹیڈا کا بیٹا مصری جادو نہیں کرتا تھا؟" انہوں نے جواب دیا "وہ تو ایک بے وقوف تھا اور ہم بے وقوفوں کی بات پر دھیان نہیں دیتے سٹیڈا کا بیٹا پانڈیرا کا پوت "یہودی کتاب بتھ جیکب (BETH JACOB) میں جادو کا ذکر یوں ہوا ہے مصر چھوڑنے سے پہلے جادوگر نے پوری احتیاط کی کہ اپنا جادو کا فن تحریری شکل میں نہ چھوڑے مبادا کہ دوسرے لوگ یہ سیکھنے لگیں لیکن اس نے اپنی جلد میں کاٹ کاٹ کر یہ تحریر محفوظ کر لی"

بکسٹارف (BUX TORF) کہتا ہے "اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ مذکورہ سٹیڈا کا بیٹا کون تھا یا یہود اس سے کس شخص کو مراد لیتے

تھے۔ اگرچہ ربّی تالمود کے اضافوں میں اپنے بغض باطن کا اخفا کرتے
ہیں اور کہتے ہیں کہ سٹیڈا کا بیٹا سے مراد عیسیٰ علیہ السلام یعنی یسوع مسیح
نہیں ہیں لیکن ان کی فریب کاری بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ انہوں نے
اس ضمن میں جو کچھ لکھا یا کہا اس سے مراد عیسیٰ علیہ السلام ہی ہیں اور یہ
کہ وہ اس بات کو اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ یسوع نصرانی کو تالمود کے دوسرے
قصوں میں قطعی طور پر یسوع پسر پانٹیرا کہا گیا ہے۔ سینٹ جان ڈامسکین
(ST. JOHN DAMACUN) اپنی کتاب عیسیٰ کا نسب نامہ (GENERO
LOGY OF CHRIST) میں "پانتھیرا" (PANTHIRA) اور پانتھیرا کا بیٹا"
کے الفاظ لکھتا ہے۔ اور "وہ شخص" (PELONI) سے مراد بجز
عیسیٰ علیہ السلام کے کوئی نہیں اس تحریری فریب کاری سے یہ یہود
عیسیٰ کے نام کو چھپانے کی ناکام کوشش کرنے کے عادی ہو چکے
ہیں کیونکہ وہ ان کے ذکر سے خائف تھے اگر ہمارے پاس اصل مسودات
کی نقول ہوں تو یہ بات بآسانی ثابت کی جا سکتی ہے۔ تیسری بات یہ ہے
کہ (بغیر عیسیٰ کا نام لئے) یہود ان کو لوگوں کے لئے گمراہ کن کہتے ہیں۔
انجیل (میتھیو (MATHEW. XXVII-63) اس بات کی شہادت فراہم کرتی
ہے کہ یہود نے یسوع کو گمراہ کنندہ کہا اور ان کی آج تک کی تحریریں
ثابت کرتی ہیں کہ وہ ان کو اس نام سے پکارتے ہیں۔ چوتھی بات
یہ ہے کہ یہود عیسیٰ کا ذکر اس طور پر کرتے ہیں کہ "وہ جو پھانسی دیا
گیا" یہ حوالہ یقینی طور پر عیسیٰ کے صلیب دیئے جانے کی طرف ہے۔
خصوصاً جب اس حوالے میں وقت کی صراحت بھی کر دی گئی یعنی
"پاسس اوور سے ذرا پہلے" یہودی کتابچہ سن حدرین (SANHEDRIN
43a

میں لکھا ہے۔" پاسں اور سے ذرا پہلے انہوں نے یسوع کو پھانسی دی "پانچویں بات یہ ہے کہ یروشلم کی تالمود میں بڑے ربیوں کے دو شاگردوں کو عیسیٰ پر جاسوسی کی غرض سے گواہ بنا کر بھیجا گیا جو بعد ازاں ان کے خلاف مقدمہ میں گواہ بن کر پیش ہوئے ان دو جھوٹے تبادلی گواہوں کا ذکر انجیل میں میتھو (MATHEW XXVII-6) اور لیوک LUK. XX-5 میں کیا گیا ہے۔ چھٹی بات جو یہود سٹیڈا کے بیٹے کی طرف جادو گری کی نسبت کرتے ہیں کہ وہ اپنے گوشت میں چیر کو مصری جادو کے عملیات کیا کرتا تھا۔ بالکل یہی الزام عیسیٰ کے خلاف یہود کی معاندانہ کتاب ٹول ڈتھ یسوع (TOLDATH JESCHU) میں لگایا گیا ہے۔ آخری بات جو یہود کی عیاری کا پردہ چاک کرتی ہے کہ سٹیڈا کے بیٹے سے مراد حضرت عیسیٰ ہی ہیں ہر چند کہ وہ عیسائیوں کے خوف سے اسی بات کا انکار کرتے ہیں۔ وقت کی تطبیق ہے۔ یہود کی تحریروں کے مطابق سٹیڈا کا بیٹا پیفس بن یہودا کے دنوں میں موجود تھا جو کہ ربی عقبہ (AKIBA) کا ہمعصر تھا۔ عقبہ عیسیٰ کے زمانہ عروج میں موجود تھا۔ اور کچھ عرصہ بعد میں بھی زندہ رہا۔ مریم عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق بھی کہا جاتا ہے کہ وہ معبد ثانی کے وقت میں رہیں یہ تمام شواہد اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ یہود خفیہ طور پر اور کافرانہ انداز میں اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ سٹیڈا کے پسر سے مراد یسوع مسیح ہیں جو مریم علیہا السلام کے فرزند ہیں۔ کچھ دوسرے حالات اس طے شدہ بات کی تردید کرتے ہیں لیکن یہود کے انداز تحریر کو جانچتے ہوئے یہ کوئی انوکھی بات نہیں کیونکہ وہ اپنی تحریروں میں متضاد باتیں جان بوجھ کر داخل

کرتے ہیں جن کا مقصد بجز اس کے کچھ نہیں ہوتا کہ عیسائی ان کی عیاری کو آسانی سے بھانپ نہ سکیں۔

۲۔ علاوہ ازیں ان خفیہ کتابوں میں جو یہودی بالالتزام عیسائی ہاتھ تک نہیں پہنچنے دیتے وہ کہتے ہیں کہ (ESAH) کی روح (CHRIST) یعنی مسیح کے اندر داخل ہو گئی اسی بنا پر وہ (ESAH) کی مانند برے ہو گئے بلکہ وہ جو (ESAH) ہیں ہیں

۳۔ بعض (یہودی) ان کو ایک نادان اور مجنوں کے نام سے یاد کرتے ہیں یہودی کتاب (SCHOLBATH) میں لکھا ہے۔ بڑے ربیّوں نے الی زرر (ELIEZER) سے کہا "وہ ایک نادان شخص تھا اور کوئی بھی نادانوں کی طرف توجہ نہیں کرتا۔

۴۔ سازشی سحر اور جادوگر

معروف یہودی کتاب (TOLDATH JESCHIA) میں ہمارے (یعنی عیسائیوں کے) نجات دہندہ کے تقدس کو اس طرح پامال کیا گیا ہے: اور یسوع نے کہا: کیا (ISAICH) اور داؤد جو میرے آبا تھے۔ میرے متعلق پیش گوئی نہیں کی تھی؟ آقا نے مجھے کہا "تم میرے بیٹے ہو۔ میں نے تمہیں حاصل کیا ہے۔ اسی طرح ایک دوسرے مقام پر لکھا گیا ہے " آقا نے کہا میری دائیں جانب بیٹھ جاؤ۔ اب میں اپنے باپ کی طرف عروج کرتا ہوں جو کہ آسمانوں میں ہے اور میں اسکے دائیں طرف بیٹھوں کا جس کو

تم دیکھ سکو گے لیکن تم جوڈس (JUDAS) کبھی بھی اس بلندی تک نہیں پہنچ سکو گے۔ جوڈس کے متعلق یہودیوں کا قول ہے کہ وہ معجزات کے اظہار میں یسوع کا مدمقابل تھا۔ پھر یسوع نے خداوند کا عظیم نام بلند کیا اور برابر کرتا رہا حتی کہ تیز ہوا آ کر اسے زمین و آسمان کے درمیان اڑا لے گئی۔ جوڈس نے بھی خدا کے نام کا ذکر کیا اور ہوا اس کو بھی اسی طرح اڑا لے گئی۔ اس طرح وہ دونوں (یعنی یسوع اور جوڈس) ہواؤں میں تیرتے رہے اور مخلوق ان کو حیرت سے تکتی رہی۔ جوڈس نے دوبارہ خداوند کا پاک نام لیا اور یسوع کو پکڑ کر زمین کی طرف نیچے دھکیل دیا۔ یسوع نے بھی جوڈس کے ساتھ یہی کاروائی کرنے کی کوشش کی اور دونوں لڑ پڑے اور جوڈس نے دیکھا کہ وہ یسوع کے معجزات سے سبقت نہیں لے جا سکتا تو اس نے یسوع پر پیشاب کر دیا۔ جس سے دونوں ناپاک ہو گئے اور بوجہ ناپاکی زمین پر گر پڑے اور جب تک وہ دونوں غسل سے پاک صاف نہ ہو گئے وہ خدا کے پاک نام کو استعمال نہ کر سکے" یہودی کتابچہ ٹول ڈتھ یسوع (TOLDATH JESCHU) کے اقتباسات کے بارے میں ویگن سیل (WAGON SEIL) کہتا ہے کہ "ایسے شیطانی کذب وافترا پر جو لوگ (یعنی یہود) یقین رکھتے ہیں۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ قابل نفرت ہیں یا قابل رحم"

یہود کی اسی کتاب میں ایک دوسرے مقام پر لکھا ہے کہ "عبادت خانہ میں ایک پتھر تھا جس کو پادری یعقوب نے تیل لگا چکا دیا اس پر عبرانی زبان کے چار حروف (JHVH) کندہ تھے۔ اور اگر کوئی شخص اس نام کو جان سکتا جو ان چار عبرانی حروف

سے تشکیل پاتا ہے تو ایسا شخص پوری دنیا کو تباہ کر سکتا ہے۔ (فٹ نوٹ میں لکھا ہے کہ کوئی شخص نہیں جانتا کہ خداوند قدوس کا یہ بابرکت نام کس طرح پڑھا جا سکتا ہے۔ یہ بات یقینی ہے کہ اس کا تلفظ (JEHO-VAH) نہیں تھا اگرچہ عام طور پر ان چار عبرانی حروف (JAVH) کو (JEHOVAH) جیہوواہ ہی پڑھتے ہیں) اس لئے انہوں نے فیصلہ کیا کہ اس لفظ کو کوئی نہ پڑھ سکے اور انہوں نے دو کتے آہنی ستونوں پر اس غرض سے مقرر کرائے کہ عبادت گاہ سے جو شخص بھی یہ لفظ پڑھنا سیکھ کر نکلے یہ کتے اپنی بھونک سے اسے خوف زدہ کر کے اس کا تلفظ اس کے حافظہ سے محو کر دیں۔" اس کے بعد یہودی کتابچہ میں مذکور ہے "یسوع عبادت خانہ میں داخل ہوا اور وہ خفیہ حروف یاد کر لئے اور ان کو ایک کپڑے پر لکھ لیا پھر اس نے اپنی ران میں کاٹ کر یہ حروف وہاں پیوست کرائے اور جب وہ الفاظ زبان سے ادا کئے تو ران کا زخم مندمل ہو گیا۔

۵- مسیح پر بُت پرستی کا الزام

یہودی کتابچہ سن ہیڈرین (SANHEDRIBAN) میں بمندرج گینت نمبر ۱- XEI "تیری رہائش گاہ کے نزدیک کوئی وبا یا مصیبت نہیں آئیگی" کی تشریح بایں الفاظ کی گئی ہے "تمہیں کبھی بھی ایسے بیٹے یا ایسے مرید کی خواہش نہیں کرنا چاہیے جو اپنی خوراک میں اتنا نمک ڈال دے کہ اس کا ذائقہ ہی علانیہ تباہ کر دے جس طرح کہ ناصرہ کے یسوع نے

کیا،، اپنی غذا میں حد سے زیادہ نمک ملا دیتا یا کھانے کا ذائقہ خراب کر دیتا،،۔ دراصل محاورہ ہے جس کا مفہوم اپنے اخلاق و کردار کو تباہ کرنا اور اپنے ہاتھوں اپنی عزت کو برباد کرتا ہے۔ اس سے مراد ایسا شخص بھی لیا جا سکتا ہے جو کفر اور بت پرستی میں گرفتار ہو جائے اور کفر و بت پرستی کا علانیہ پرچار کرتا پھرے۔

۶۔ مسیح پر گمراہی پھیلانے کا الزام

اسی یہودی کتابچہ (SANHEDRIN) میں لکھا ہے "مار (MAR) نے کہا: یسوع نے اسرائیل کو گمراہ کیا بگاڑا اور تباہ کر دیا"

۷۔ مصلوب مسیح

یہودی کتابچہ رقمطراز ہے: بالآخر اپنے جرائم کے پاداش میں اور پارسائی کے فقدان کی بناء پر وہ (جناب مسیحؑ) ایک قابلِ ملامت موت سے ہمکنار ہوا اور اسے ( ) کے تہوار سے پہلے صلیب پر پھانسی دی گئی۔

۸۔ مدفون دوزخ

یہودی کتابچہ زوہر (ZOHAR. $\frac{III}{282}$) میں بتایا گیا ہے کہ یسوع ایک جانور کی طرح مرا اور اسے ایسی جگہ دفن کیا گیا جہاں "کوڑے کے ڈھیر۔۔۔۔۔ میں جہاں مردہ کتوں اور گدھوں کو

پھینک دیا جاتا ہے اور جس جگہ عیسیٰ کے بیٹیوں (یعنی عیسائی عقیدہ رکھنے والوں) اور اسماعیل کے بیٹیوں (ترکوں) اور ناپاک مردہ دفنائے جاتے ہیں"۔ (نقل کفر کفر نباشد) فٹ نوٹ میں تشریح کی گئی ہے۔ "یہودی کتاب (SYNAG JUFAICA) کے باب صفحہ ۵، پر درج ہے: ہر وہ شخص جو یہودی عقیدہ نہیں اپناتا۔ وہ تالمودی قانون کے تحت ملعون ہو کر عذاب میں گرفتار ہو گا۔ اور جو کوئی یہودی ربیوں کے پُرمغز نصائح پر کان نہیں دھرتا اسے ملعونین کے ساتھ غلاظت کے ڈھیروں میں پھینک دیا جائے گا"۔ مصنف پادری آئی۔بی۔ پرانا ٹیٹس لکھتا ہے "میں یہ کافرانہ کلمات دہراتے ہوئے کانپ اٹھتا ہوں کہ ہمارے نجات دہندہ یسوع مسیح علیہ السلام جس کا نام ہمیشہ سے بابرکت ہے اور رہے گا اسے (بقول خبیث یہودیوں کے جہنم میں عذاب ابدی کے لئے ڈالا جائے گا۔ حالانکہ یہ کافرانہ قول ان تمام روایات اور تعلیمات کے برعکس ہے جو اکابرین کلیسا سے منسوب ہیں۔

۹۔ موت کے بعد اپنے ماننے والوں کا معبود بن گیا

یہودی عالم ال اڈزارچ (GEORGE EL EDZARCH) اپنی کتاب عوودا سارا (AVODA SARA) میں یہودی کتاب ہلکوتھ آکم (HIL-KOTH AKUM) کے شارح سے منسوب مندرجہ ذیل الفاظ لکھتا ہے "تالمود کے بہت سے حصوں میں یسوع نصرانی کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور اس کے مریدوں کا اور دوسرے غیر یہودیوں (GENTIOS

کا یہ عقیدہ ہے کہ اس (یسوع) کے علاوہ کوئی معبود نہیں" ایک اور یہودی کتاب چیزک ایمونہ (CHIZZUK EMUNAH) کے حصہ I باب ۳۶ میں لکھا ہے "عیسائی لوگ اپنی کتاب (ZACHARA X۱۰) میں یہ دلیل لاتے ہیں کہ "دیکھو پیغمبر (یسوع مسیح) تصدیق کرتا ہے کہ مستقبل میں یہودی قوم کے افراد افسوس کریں گے اور روئیں گے کہ انہوں نے اس مسیحا کو کیوں قتل کیا اور کیوں صلیب دیا جو ان کی طرف (خدا کی طرف سے) بھیجا گیا تھا" اور یہ ثابت کرنے کے لیے کہ یسوع کو مسیح موعود انسانی اور الٰہی صفات سے بہ یک وقت متصف کیا گیا تھا۔ وہ ذیل کے الفاظ دہراتے ہیں:" اور انہوں نے اس شخص کو جسے انہوں نے پھانسی دی دیکھا اور اس کے انجام پر اس طرح آہ و بکا کی جس طرح کہ ایک ماں اپنے پہلے مولود بچے پر کرتی ہے۔

ربی میمونائڈز (MAIMONIDIS) اپنی کتاب ہلکوتھ میلاخم (HILKOTH MELAKHIM) میں لکھتا ہے:" اگر اسے تمام افعال میں برکت ہوتی۔ اگر اس نے معبد کی تعمیر نو کی ہوتی۔ اگر اس نے اسرائیل کے منتشر قبائل کو یکجا کیا ہوتا تو وہ یقیناً مسیح موعود ہوتے۔ لیکن اگر اس شخص نے یہ سب کچھ نہیں کیا جیسا کہ قانون موسیٰ میں لکھا گیا کہ وہ کرے گا تو پھر وہ شخص مسیح موعود نہیں تھا۔ دانیال" نبی نے بھی یسوع ناصری کے متعلق پیش گوئی کی اور اسے مسیح یا مسیحا خیال کیا جو سینٹ (یعنی مجلس یہود) کے فیصلے کے مطابق سزائے موت دیا گیا اس سے بڑھ کر کیا واضح دلیل ہو گی کہ تمام انبیاء کے قول کے مطابق مسیح تو

وہ ہوگا جو اسرائیل کو آزادی دلائے گا۔ اس کو نجات سے ہم کنار کرے گا۔ اس کے منتشر قبائل کو یکجا کرے گا اور اسرائیل کے قانون کو دوام بخشے گا۔ لیکن وہ (یسوع مسیح) تو اسرائیل کی تباہی کا موجب بنا۔ اور اسرائیل کے بچے کھچے قبائل کو بکھیر کر ان کو بے آبرو کر دیا۔ اور قانون اسرائیل کو یکسر بدل دیا اور لوگوں کی ایک بڑی کثیر تعداد کو خدا کے علاوہ ایک اور معبود کی پرستش کی گمراہی میں مبتلا کر دیا۔ یہ سچ ہے کہ خالق کے ارادوں کو کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ نہ ہی اس کا طریق ہمارا انسانی طریق کار کی طرح ہے۔ جو کچھ تعبیر یسوع ناصری نے کی ہے اور ترکوں نے جو اس کے بعد آئے یہ بھی کچھ اس طرف اشارہ کر رہے ہیں کہ بادشاہ مسیح آئے گا اور پوری دنیا کو رب کی خدمت (اور عبادت) کے لیے تیار کرے گا۔ یہ سب کچھ کس طرح ہوگا جب کہ دنیا پہلے ہی مسیح کی تعریف و توصیف سے لبریز ہو چکی ہے اور قانون و احکام جاری ہو چکے ہیں اور دور دور کے ممالک تک جا پہنچے ہیں جہاں لوگوں کے دل اور ان کے جسم غیر مختون ہیں یہ آپس میں بحث مباحثہ کرتے ہیں۔ کہ قانون تو وہ تھا۔ جو ختم ہو چکا اور احکام کسی دور میں صحیح اور سچے تھے لیکن اب تو ان کا وجود ہی باقی نہیں رہا کچھ کہتے ہیں کہ احکام تو ایک راز سربستہ بن چکے ہیں بادشاہ مسیح آ چکا ہے اور تعلیمات (مسیح) اس بات کو واضح طور پر ظاہر کر چکی ہیں۔ لیکن حقیقت حال یہ ہے کہ جب شاہ مسیح آئے گا اور کامیابیوں سے ہمکنار ہوگا اور مرتبے کی بلندیاں حاصل کریگا تو اسوقت ہر بات بدل جائے گی اور یہ تمام باتیں جو مسیح ناصری کی طرف منسوب ہیں یہ سب کی سب جھوٹ اور دھوکہ نظر آئیں گی۔

۱۰۔ ایک صنم

یہودی کتابچہ عبودہ زورہ (ABHODAH ZARAH) میں رقم ہے "یہ بات اہم ہے اور تحقیق طلب ہے کہ لوگ اپنے مکانات غیر یہودیوں کو فروخت کر رہے ہیں اور کرایہ پر دے رہے ہیں۔ بعض کہتے ہیں یہ قانونی طور پر درست ہے کیونکہ توصیفطہ (JOSEPHTA) میں اسی طرح کہا گیا ہے کہ کوئی شخص اپنا مکان غیر یہودی کو کرایہ پر نہیں دے گا (یہاں اسرائیل ملک میں) یا کہیں اور بھی کیونکہ وہ جانتا ہے کہ کرایہ دار اس مکان میں ایک بت کو لائے گا۔ تاہم اس کی اجازت ہے کہ اصطبل۔ شراب خانے اور سرائیں کرایہ پر غیر یہودی افراد کو دے دی جائیں اگرچہ وہ ان مکانات میں بے شک اصنام لے آئیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسے مکانات جن میں مستقل طور پر لاکر رکھ دیئے جائیں اور ایسے جن میں عارضی طور پر لائے جائیں امتیاز کرنا ضروری ہے اور یہ اجازت اس لئے روا ہے۔ کہ غیر یہودی جو ہمارے درمیان رہتے ہیں وہ گھروں میں اصنام مستقل طور پر نہیں لاتے بلکہ تھوڑی دیر کے لیے عارضی طور پر لاتے ہیں جب کہ ان کے گھر میں کوئی مر چکا ہو یا کوئی مرنے والا ہو اور اس سلسلہ میں مذہبی رسوم سرانجام دیتے ہوں ان وجوہات کی بنا پر غیر یہودیوں کو مکان فروخت کرنا یا کرایہ پر دینا جائز قرار دیا گیا ہے۔

ربی اصغر (ASGHER) مندرجہ بالا کتاب کے اقتباس کی توضیح کرتے ہوئے کہتا ہے۔ آج کل غیر یہودیوں کو کرایہ پر مکان

دینے کی اجازت ہے کیونکہ وہ ان کے اندر عارضی طور پر بت لاتے ہیں جب کوئی بیمار ہو" وہ یہ بھی کہتا ہے کہ "آج کل وہ اپنے صنم کو خوشبو بھی لگاتے ہیں

یہ اور ایسی تمام باتیں ثابت کرتی ہیں کہ بت یا صنم سے یہودیوں کی مراد جو غیر یہودیوں یعنی عیسائیوں کے درمیان رہتے ہیں۔ عیسٰی کی تصویر ہے جو صلیب پر آویزاں ہے کیونکہ ان دنوں اور تو کسی بت کی پرستش نہیں ہوتی تھی۔

صلیب کے بارے میں وضاحت

یہودی تحریروں میں عیسائی صلیب کے لیے کوئی متبادل لفظ نہیں ہے (T) شکل کی صلیب جس پر سزا یافتہ افراد کو پھانسی دی جاتی تھی۔ اس کے لیے خاص نام (TAU) ٹاؤ تھا جو عبرانی اور فونیشین بولتے تھے۔ بعد ازاں یہی نام اور اس کا نشان یہودیوں۔ یونانیوں اور اہل روم کی زبانوں کے حروف تہجی میں اپنا لیا گیا وہ صلیب جس کی تعظیم عیسائی کرتے ہیں۔ وہ یہودیوں کے ہاں مندرجہ ذیل ناموں سے یاد کی جاتی ہے:۔

۱۔ تصورت ھاتالوئی (TSURATH HAATTALUI) اس شخص کی مورت جو سولی دیا گیا۔

۲۔ ایلیل (ELIL) بت۔ نکمہ۔

۳۔ تسیلیم (TSELEM) مورت۔ اسی وجہ سے یہودی کتابوں میں صلیبی جنگیں لڑنے والوں کو (TSALMERIM) کہتے ہیں

۴- بچیتی دیو بتھ (SCHITI VEEREBH) تانا بانا- پارچہ بافی کی صنعت سے یہ لفظ ماخوذ کیا گیا ہے۔

۵- کوکب (KOKHABH) ستارہ- ان چار کرنوں کی وجہ سے جو اس سے خارج ہوتی نظر آتی ہیں۔

۶- پے سیلا- (PESILA) نمونہ سنگ تراشی- ایک تراشیدہ بت صلیب کے بارے میں یہودی ہمیشہ بت پرستی- بت گری اور نفرت آمیزی کا تاثر دیتی ہیں۔ متعدد کتابچوں میں عیسائیوں کی صلیب کا بطور ایک بُت کے تعارف کرایا گیا ہے اور یہودیوں کو اس کے احترام سے اجتناب کی تعلیم دی گئی ہے کتابچہ آئی اور ڈی (AE-DEM) میں لکھا ہے: ''صلیب کی تصویر جس کے سامنے عیسائی جھکتے ہیں اس کا حکم ایک بُت کا ہے اور اس کا کوئی استعمال کسی یہودی کے لئے اس وقت تک ممنوع ہے جب تک اسے توڑ نہ دیا جائے۔ تاہم اگر کپڑے کا تانا بانا جو گردن کے گرد بطور ایک یادگار کے آویزاں کر لیا جائے۔ تو اسے استعمال کرنے کی اجازت ہے اور اسے بت نہیں سمجھا جائے گا۔

آرٹیکل III مسیح کی تعلیمات

یہودی لٹریچر میں مسیح کو ''گمراہ کرنے والا'' اور ''بت پرستی سکھلانے والا'' بتایا گیا ہے۔ اور الزام لگایا گیا ہے کہ اس کی تعلیم بجز کذب و افترا اور کفر و الحاد کے اور کیا ہو سکتی ہے۔ کیونکہ اس کے برعکس تعلیم کی توقع رکھنا ایک غیر منطقی اور ناممکن سی بات ہو گی۔

۱۔ <u>کذب وافترا</u>: عبیودہ زارہ (ABBODAH ZARA)[۴] میں لکھا ہے: نصرانی وہ ہے جو ایسے شخص کی جھوٹی تعلیمات پر عمل کرتا ہے جس نے سبت کے بعد پہلے روز عبادت کرنا سکھایا۔

۲۔ <u>کفر والحاد</u>: اسی کتاب میں (باب I، ۱۷، الف) میں جیمز کے کفر و الحاد کا ذکر ہے تھوڑا اسا مزید مطالعہ کرنے پر (۲۷ ب تک) معلوم ہوتا ہے کہ جیمز یسوع کا ایک شاگرد یا مرید تھا۔

۳۔ <u>ناممکن العمل تعلیمات</u>: یہودی کتابچہ نزاچون (NIZZACHON) کا مصنف دلائل دیتے ہوئے لکھتا ہے ''عیسائیوں کا رقم شدہ قانون یہ ہے: اگر ایک یہودی تمہارے ایک رخسار پر چپت رسید کرے تو دوسرا رخسار بھی اسے پیش کر دو لیکن چپت کا جواب چپت سے مت دو ...... اپنے دشمنوں سے محبت کرو جو تم سے نفرت کریں ان سے نیکی کرو۔ جو تم پر ملامت کریں تم ان کے لیئے رحمت کی خواستگاری کرو۔ اور ان کے لیے دعا کرو جو تم کو نقصان پہنچائیں۔ جو تمہارا چغہ لے جائے اسے اپنا کوٹ بھی دے دو'' لیکن میں نے کسی عیسائی کو ان تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ نہ ہی یسوع نے خود اس طرح عمل کر کے دکھایا۔ جس طرح دوسروں کو تعلیم دی۔ ہم کتاب یحییٰ باب XVIII کی آیت نمبر ۲۲ (JOHN. CH. XVIII. V. 22) میں لکھا دیکھتے ہیں کہ جب یسوع کو کسی نے چہرہ پر مارا تو بجائے دوسرا رخسار پیش کرنے کے وہ مارنے والے سے ناراض ہوا۔ اور اس سے مارنے کی وجہ دریافت کی .... اسی پال نے جو یسوع کا حواری تھا۔ اس نے بھی یسوع کی تعلیم پر عمل نہ کیا۔

اور بجائے دوسرا رخسار پیش کرنے کے انہیں خدا کے غضب سے ڈرایا جیسا کہ کتاب (Acts of The Apostles-ch-xxviii-v-3) میں لکھا ہے۔ جب پال جیسا قریب ترین شاگرد اور پیرو یسوع کی تعلیم پر عمل نہیں کر پاتا تو اور کون عیسائی ایسا ہوگا جو یسوع کی تعلیمات پر عمل کرے۔

یہودی اقتباسات پر رائے زنی کرتے ہوئے پادری آئی۔ بی۔ پرانائٹس کہتا ہے کہ "فقط نہایت گہرا بغض اور دشمنی جو یہود کو عیسیٰ سے تھی اور اس زمانہ کے صحیح واقعات سے عدم واقفیت جس میں عیسیٰ موجود تھے اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ یہودی آج تک مندرجہ بالا باتوں کو دہراتے چلے آ رہے ہیں تاکہ یسوع مسیح کی تعلیمات سے عوام کو متنفر کر سکیں"

باب دوم

عیسائیوں کے بارے میں

اس باب میں تین باتیں خصوصی طور پر ملحوظ خاطر رکھنے کے قابل ہیں (۱) تالمود میں عیسائیوں کو کس طرح کے ناموں سے یاد کیا گیا ہے۔

(۲) تالمود میں عیسائیوں کی کس طرح تصویر کشی کی گئی ہے۔

(۳) تالمود عیسائیوں کی مذہبی رسوم اور عبادات کے بارے میں کیا کہتی ہے۔

آرٹیکل I

تالمود میں عیسائیوں کے نام | ۔جس طرح عیسائی زبانوں میں لفظ۔

"عیسائی" "عیساہ" سے ماخوذ ہے اسی طرح تالمود میں عیسائی قوم کو (NATSRIM) نصرانی کہا جاتا ہے جو کہ یسوع نصرانی سے ماخوذ ہے۔ لیکن تالمود میں عیسائیوں کے لئے وہ تمام نام بھی جائز رکھے گئے ہیں جو غیر یہودیوں کے لئے استعمال ہوئے ہیں جیسے عبودہ زارہ (ABBODAH ZARAH) آکم (AKUM) ایلی لم (ELILIM) می نم (MINIM) نوخریم (NOKHRIM) ایدوم (EDOM) وغیرہ

عبودہ زارہ۔ (ABBODAH ZARAH) صنم پرستی پر تالمودی کتابچہ کا عنوان ہے (OBHDI ABBODAH ZARAH) جس کا ترجمہ ہے صنم پرستوں کا گروہ اس لفظ کا لغوی مفہوم "دین صنم پرستی" تالمود کے مندرجہ ذیل الفاظ سے واضح ہو جاتا ہے "نمرود اگر تصدیق کرے کہ ابراہیم علیہ السلام صنم پرستی سے بیزار تھے۔ ابراہیم علیہ السلام کے زمانے میں نہ تو نصرانیوں کا دین تھا اور نہ ہی ترکوں کا بلکہ صرف خدائے واحد کی پرستش ہوتی تھی" ربی اکیبا اور میمونائڈز (MAIMONIDIS) کی تحریروں سے واضح ہو جاتا ہے۔ کہ یہودی علماء عیسائیوں کو صنم پرست سمجھتے تھے میمونائڈز کی کتاب پیروشس (PERUSCA) میں لکھا ہے "یہ بات جان لینی چاہیے کہ عیسائی لوگ جو یسوع کی پیروی کرتے ہیں۔ اگرچہ ان کی تعلیمات میں فرقہ وارانہ اختلافات ہیں۔ تاہم وہ سب کے سب صنم پرست ہیں"

آکم:۔ (AKUM) یہ لفظ مندرجہ ذیل الفاظ کے پہلے حروف

مل کر دینا ہے (OBHDE KOHHAR U MAZALOTH)۔ ان الفاظ کے لغوی معنی ہیں "ستاروں کو سیاروں کی پرستش کرنیوالے عیسائی مذہب کی آمد سے پہلے یہودی تمام غیر یہودی لوگوں کو اسی نام سے پکارتے تھے۔ کیونکہ ان کو یہ خدائے واحد کا علم نہیں تھا۔ اب یہ لفظ عیسائیوں کے لیے مخصوص ہو کر رہ گیا ہے۔

۳۔ اوبڈے ایلیلیم ۔ بتوں کے خادم ۔ اس لفظ کے بھی وہی معنی ہیں جو لفظ اکم (AKUM) کے ہیں۔ غیر یہودی اکثر اسی نام سے پکارے جاتے ہیں۔ یہودی کتب اور رسائل میں بت پرستوں، ستارہ پرستوں اور کواکب پرستوں کے لئے یہی لفظ مستعمل ہے۔

۴۔ مینیم (MINUM)۔ کفار۔ تالمود کے مطابق انجیل کے حامل اہل کتاب کو کافر کہا گیا ہے۔

۵۔ ایڈوم (EDOM) ربی عذرا نے شہنشاہ کانسٹنٹائین کے بارے میں لکھا ہے: شہنشاہ کانسٹنٹائین نے اپنا مذہب بدل لیا ہے اور اپنے جھنڈے پر اس شخص کی مورت بنادی ہے جو صلیب دیا گیا لہذا، روم ایڈومائٹس (EDOMITS) یعنی عیسائیوں کی سلطنت ہے۔ "ایڈومائٹ" آبن عذرہ ربی کے مطابق وہ لوگ ہیں جو انگلیوں سے صلیب کا نشان بناتے ہیں، یعنی عیسائی۔

۶: گوئی ۔ (GOI)۔ نسل یا لوگ ۔ یہ لفظ غیر یہودی مرد کے لیے بولا جاتا ہے۔ جو عموماً بت پرست ہوں۔ تاہم تالمود کے تازہ مطبوعات میں لفظ گوئی (GOI) کو دانستہ استعمال نہیں کیا گیا۔ عیسائیوں

کیلئے لفظ (GOIM) کا استعمال یہودی زبان میں عام طور پر مستعمل ہے لیکن وہ اس کا انکار کرتے ہیں کہ یہ لفظ بُرے معنوں میں استعمال ہوا ہے: غداری کرنے والے عیش پرست اور ملحد لوگ (GOIN) سے بدترین ہیں۔ یہ الفاظ عبرانی کتاب چوشان ہیمسپاٹ CHUSCHAN (HAMISCHPAT) میں نہایت بُرے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

۷۔ نوخرم (NOKHRIM) یعنی لوگ بے وطن لوگ یہ لفظ بھی غیریہودیوں اور خصوصاً عیسائیوں کے لیے مستعمل ہے۔

۸۔ امی ہارٹیس۔ (AMME HAARETS) زمین سے وابستہ لوگ۔ بے سمجھ لوگ۔ زمین سے وابستہ لوگوں سے مراد اصنام پرست ہیں۔ بکس ٹارف اپنی کتاب (BUXTORF FEXICAN) میں امی ھارٹیس کا ترجمہ درست طور پر (GENTILIS) یعنی یہودی کرتا ہے۔

۹۔ باسر ویڈوم۔ (BASER VEDOM)۔ گوشت اور خون کے بنے ہوئے مادی انسان جن کے مقدر میں عذاب لکھ دیا گیا ہے اور جو خدا سے کبھی تعلق قائم نہیں کر سکتے۔ اس اصطلاح کا اطلاق عیسائیوں پر کیا گیا ہے یہ مندرجہ ذیل دعا کے الفاظ سے واضح ہو جائیگا: ''جو کوئی کسی باسمجھ اور تعلیم یافتہ عیسائی سے ملاقات کرتا ہے وہ کہہ سکتا ہے: بابرکت ہے تیری ذات اے آقا! اے مالک کائنات! جو اپنی حکمت (کے خزانوں) کو تقسیم کرتا ہے گوشت پوست اور خون (خون سے بنے ہوئے انسانوں) پر

۱۰۔ اپیی کوروسم (APIKOROSIM) (EPICUREOMS) وہ تمام لوگ ''عیش کوش اور لذت طلب'' کے نام سے پکارے

جاتے ہیں جو خداوند قدوس کے احکام کی پیروی نہیں کرتے اور سب لوگ بھی انہیں ناموں سے پکارے جاتے ہیں جو دین و مذہب کے معاملے میں اپنی ذاتی رائے پر انحصار کرتے ہیں۔ چاہیے انہیں خود یہودی ہی کیوں نہ ہوں۔ اس نام کا مستحق بننے کے لیے خود یہودیوں نے ایک مثال قائم کی۔ ۱۸۹۲ء میں وارساد (پولینڈ) کے یہودیوں نے ایک اخبار (HATSEFRAH) نامی کے مدیر کی تکذیب کی جب اس نے اپنے اخبار میں یہ کہنے کی جرأت کی کہ تالمود میں درج یہ بات یکساں مذہبی قدر و قیمت کی نہیں نہ ہی ہر بات کی سند یکساں طور پر قابل قبول ہے۔ اس "عیش کوشی" اور "لذت طلبی" کی اصطلاح کا اطلاق عیسائیوں پر یہود سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہوتا ہے۔

۱۱- کوتھم (KOTHIM) (SAMARITAS) سمیری لوگ چونکہ فی زمانہ سمیری قوم نابید ہے اس لیے اس نام کا اطلاق بھی صرف عیسائیوں پر ہوتا ہے۔ یہ بات خاص طور پر مطالعہ کے قابل ہے کہ یہودی تحریریں مندرجہ بالا ناموں کو بڑی بے پرواہی اور دھڑلے سے غیر یہودیوں اور بالخصوص عیسائیوں کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

آرٹیکل II

عیسائیوں کے بارے میں تالمود کی تعلیمات

گذشتہ باب میں ہم دیکھ چکے ہیں کہ یہود کے خیالات عیسائی مذہب کے بانی کے متعلق کیا ہیں اور ان کو اس مذہب کے بانی جناب

عیسیٰ علیہ السلام کے نام نامی سے کس قدر نفرت اور عداوت ہے
اس کے بعد یہ توقع بعید از قیاس ہے کہ یہودی قوم عیسیٰ علیہ السلام
کو ماننے والوں اور ان کے مذہب کی تعلیمات پر عمل کرنے والوں
کو ان کے پیغمبر سے بہتر انسان تصور کرے گی۔ حقیقت حال یہ ہے
کہ عیسائیوں کے بارے میں یہود جو کچھ کہہ گذرتے ہیں اس سے
زیادہ قابل نفرت کلام کا تصور بھی محال ہے یہود کہتے ہیں کہ عیسائی
بت پرست ہیں۔ بدترین قوم ہیں ترکوں (مسلمانوں) سے کہیں زیادہ
برے لوگ ہیں۔ قاتل اور زانی لوگ ہیں۔ گویا وہ نجس اور ناپاک
جانور ہیں۔ اس غلاظت کی مانند ہیں جس پر لفظ "انسان" کا اطلاق نہیں
ہوسکتا۔ گویا انسانی شبیہ میں حیوانات ہیں۔ وہ اس کے اہل ہیں کہ
ان کو جانوروں کے ناموں سے یعنی گائے۔ گدھا۔ خنزیر۔ کتا۔
وغیرہ سے یاد کیا جائے اس لحاظ سے تو وہ کتوں سے بدتر ہیں۔ کہ وہ
حیوانات کی طرح اس بات کی اشاعت کرتے ہیں کہ ان کے وجود
کا منبع اور مخرج شیطانی ہے اور یہ کہ ان کی ارواح شیاطین سے
آکر ان کے خاکی اجساد میں داخل ہوتی ہیں اور بعد از موت جسد
خاکی کو چھوڑ کر واپس شیاطین میں داخل ہو جاتی ہیں جو دوزخ
میں رہائش پذیر ہیں۔ اور یہ کہ ایک مردہ عیسائی کا بدن کسی مردہ
جانور کے بدن سے مختلف نہیں۔

۱۔ بتوں کے پجاری: چونکہ عیسائی "اس آدمی" یعنی عیسیٰؑ
کی پیروی کرتے ہیں جس کو یہود گمراہ
کن اور صنم پرست سمجھتے ہیں اور چونکہ وہ "اس شخص" کی

پرستش بطور معبود کرتے ہیں لہٰذا یہ بات واضح ہے کہ عیسائی بت پرست کہلانے کے مستحق ہیں اور یقیناً ان (بے دین) لوگوں سے مختلف نہیں ہیں جن کے درمیان یہودی مسیح کی پیدائش سے پہلے رہتے تھے۔ اور جن کے بارے میں ان کی تعلیم یہ تھی کہ ان کا ہر ممکن طریقہ سے خاتمہ کر دیا جائے یہود کے ان خیالات کا اظہار ان ناموں سے پوری طرح واضح ہو جاتا ہے جو وہ عیسائیوں کے لیے استعمال کرتے ہیں اور میمونائڈزز (MAIMO NI DIS) نے تو بے تحاشا طور پر عیسائیوں کے لیئے بت پرست کا لفظ استعمال کیا ہے اور یہودی کتابوں یا تحریروں میں جہاں کسی بھی کواکب اور ستاروں کے پرستاروں کا ذکر ہے عیش کوش اور لذت طلب لوگوں کا ذکر ہے۔ ان سے مراد صرف عیسائی ہوتے ہیں۔ ترکوں (مسلمانوں) کو کبھی یہود نے بت پرست نہیں لکھا بلکہ ان کے لیے "اسماعیلی" یا "آل اسماعیل" کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

۲۔ عیسائی ترکوں (مسلمانوں) سے بدتر ہیں

میمونائڈزز (MAIMONIDIS) اپنی کتاب ہلخوتھ ماخالوتھ (MAIMO NIDIS MAAKHALOTH) کے باب XI میں رقم طراز ہے "ایک اجنبی جو مذہب تبدیل کرلے اس کی شراب پینا جائز نہیں۔ یعنی ایسا انسان جو نوح کے سات احکام کو تسلیم کر لے۔ لیکن اس سے کسی قسم کا فائدہ حاصل کرنے کی اجازت ہے۔ اس کے پاس شراب کو چھوڑنے کی اجازت تو ہے۔ لیکن اس کے سامنے

بالا تیار رکھنے کی اجازت نہیں - اس قسم کی اجازت ان تمام غیر یہودیوں کے لئے روا ہے جو بت پرست نہیں جیسے ترک (آل اسماعیل) تاہم ایک یہودی کو ان کی شراب پینے کی اجازت نہیں اگرچہ وہ کسی دیگر فائدے کے لئے اسے اپنے مصرف میں لا سکتا ہے۔ تمام اہل علم ربیوں کا اس بات پر اتفاق ہے۔ لیکن چونکہ عیسائی بت پرست ہیں ان کی شراب کسی طرح بھی مصرف میں نہیں لائی جا سکتی۔

۴۳ - عیسائی قاتل ہیں

یہودی کتابچہ میں لکھا ہے: "ایک یہودی کو کبھی بھی غیر یہودی سے دوستی یا تعلق نہیں رکھنا چاہیے کیونکہ وہ لوگ خون بہاتے رہتے ہیں" یہودی کتابچہ (IDRE - DEA) میں لکھا ہے: ایک اسرائیلی کو کسی آکم (عیسائی) کے ساتھ تعلق نہیں رکھنا چاہیے کیونکہ وہ خون بہانے کے عادی ہیں یہودی کتابچہ (ABBODAH ZARAH) میں لکھا ہے: "ربیوں نے یہ تعلیم دی کہ اگر کوئی عیسائی کسی اسرائیلی سے سر راہ ملے تو یہودی کو سڑک کے دائیں طرف چلنا چاہیے تاکہ اگر غیر یہودی اپنا ہاتھ یہودی پر حملہ کرنے کے لئے اونچا کرے تو وہ اپنے دائیں ہاتھ سے اس کا حملہ روک سکے
ایک اور یہودی کتابچہ (ORACH CHAIM) میں لکھا ہے" اپنا بڑا کوٹ جس پر جھالریں لگی ہوں کبھی کسی آکم (عیسائی) کو فروخت نہ کرے مبادا کہ وہ سڑک پر کسی یہودی سے ملاقی ہو اور اس کو مار ڈالے۔

۴۴ - عیسائی زانی ہیں

یہودی کتابچہ (ABBODAH ZARAH) کے صفحات ۱۵ ب (الف ۲۲) اور الف ۲۲)

ہیں اس ضمن میں جو تحریریں درج ہیں ان کو ذیل میں علی من وعن پیش کیا جاتا ہے۔

(I) - (ب ۱۵) غیر یہودیوں کے باڑوں میں اپنے نر جنس کے جانور ہرگز مردوں کے ساتھ نہیں چھوڑنے چاہییں۔ اس طرح مادہ جنس کے جانور غیر یہودی عورتوں کے ساتھ غیر یہودی باڑوں میں نہیں چھوڑنے چاہئیں۔ اس سے کہیں بڑھ کر یہ احتیاط لازمی ہے کہ غیر یہودی باڑوں میں مادہ جنس کے جانوروں کو مردوں کے ساتھ مت چھوڑو اور نر جنس کے ساتھ جانوروں کو عورتوں کے ساتھ مت چھوڑو اور نہ ہی بھیڑوں کو چرواہوں کی حفاظت میں چھوڑو۔ نہ ہی ان سے کسی قسم کا باہمی ربط رکھو نہ ہی یہودی بچوں کو پڑھنے لکھنے کے لیے یا ہنر سیکھنے کے لیے یہودی آدمیوں کے پاس چھوڑو۔

II - (۲۲۱) اسی کتاب کے اگلے صفحات میں تشریح کی گئی ہے کہ جانوروں کو غیر یہودی کے باڑوں میں کیوں نہ چھوڑا جائے اور کیوں یہودیوں کو غیر یہودیوں سے جنسی ربط قائم کرنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ اس طرح یہودی عورتوں کو غیر یہودیوں سے جنسی ربط سے منع کر دیا گیا ہے کیونکہ وہ جنسی افراط میں مبتلا ہیں۔

III - (ب۲۲)۔ وضاحت کی گئی ہے کہ کیوں غیر یہودی باڑوں میں مادہ جنس کے جانوروں کو عورتوں سے دور رکھا جائے کیونکہ جب غیر یہودی مردان کے قرب وجوار آتے ہیں اور عورتوں کو نہیں پاتے تو وہ بھیڑوں سے وہی تعلق قائم کر لیتے ہیں۔ بعض

اوقات تو عورتوں کے ہوتے ہوئے بھی اس مقصد کے لئے بھیڑوں کو ترجیح دی جاتی ہے۔ کیونکہ وہ اسرائیلی بھیڑوں کو اپنی عورتوں سے بھی زیادہ پسند کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جاندار کو عیسائی گڈریوں کے سپرد نہیں کرنا چاہیے۔ نہ ہی یہودی بچوں کو عیسائی استادوں کے حوالے کرنا چاہیے۔

۵۔ غلیظ و ناپاک :-

تالمود عیسائیوں کو غلیظ و ناپاک کہتی ہے اور اس کے لئے ذیل کی وجوہات پیش کرتی ہے :-

(۱) عیسائی غلیظ اور ناپاک چیزیں کھاتے ہیں۔

(۲) وہ کوہ سینا پر اساسی گناہ سے پاک نہیں ہوئے۔

(۳) یہودی کتابچہ (SCHEABOTH) لکھتا ہے کہ عیسائی ناصاف اور قابل نفرت چیزیں کھاتے ہیں اور ایسے جانور کھاتے ہیں جو پیٹ کے بل رینگتے ہیں۔

(۴) (ABBODAH ZARAH) میں تحریر ہے کہ (GOINS) یعنی عیسائی اس لیے ناپاک ہیں کہ وہ کوہ سینا پر موجود نہ تھے جب سانپ اماں حوا میں داخل ہوا تو اس نے ان کو ناپاک بنا دیا لیکن (ان کی اولاد میں سے) یہود اس ناپاکی سے نجات پا گئے جب وہ کوہ سینا پر کھڑے ہوئے۔ اس کے برعکس عیسائی سینا پر عدم موجودگی کی بنا پر ناپاک ہی رہے۔

۶۔ عیسائی گوبر کی مانند ہیں :-

جب دس آدمی باجماعت ایک مقام پر عبادت کر رہے ہوں

اور وہ یہ الفاظ ادا کریں : KADDISAH یا "KEDSCHA"
اس جگہ پر موجود ہر شخص کو جو اگرچہ اس جگہ کا باشندہ نہ ہو آمین کہنا چاہیے۔ لیکن بعض ربی کہتے ہیں کہ ایسے موقع پر گوبر یا آکم (عیسائی) موجود نہ ہو یہودی کتاب " IORE DEA " میں ربی لکھتا ہے : جب یہودی عورتیں حمام سے باہر نکلیں ان کو احتیاط اس امر کی کرنا چاہیے کہ ان کی پہلی ملاقات بعد از غسل کسی دوست سے ہو۔ مگر کسی ناپاک شے سے یا کسی عیسائی سے ملاقات نہ ہو اسی طرح یہودی کتاب بچہ بیورحاطب (BIURHETIO) جو شلچین آرخ (SCHULCHAN ARAKH) کی توضیح میں لکھی گئی ہے اس میں ان ناپاک اشیاء کا ذکر کیا گیا ہے " ایک (یہودی) عورت کو دوبارہ غسل کر لینا چاہیے اگر وہ غسل کرنے کے بعد کسی ناپاک چیز کو دیکھے جیسے کتا۔ گدھا۔ ماؤف ذہن لوگ کوئی عیسائی (و آکم) اونٹ۔ خنزیر۔ گھوڑا یا کوئی کوڑھی (انسان)

یہودیوں کے نزدیک عیسائی انسان نہیں بلکہ حیوانات ہیں

یہودی کتاب بچہ کیرشیبوت (KERITHUTH) میں لکھا ہے : " ربیوں کی تعلیمات یہ ہیں کہ : جو کوئی کسی (GOI) (عیسائی) پر تیل ڈالے یا کسی مردہ جسم پر۔ اس کو سزا سے نجات مل جاتی ہے۔ یہ حیوان کے بارے میں تو صحیح ہو گا لیکن گوئی (عیسائی) کے بارے میں کس طرح درست ہے حالانکہ وہ تو حیوان نہیں انسان ہے اس کی وضاحت یہ ہے کہ (EZECHUL, CAPTER) میں کہا گیا ہے کہ " تم سب میرے

XXXIV, 31

ریوڑ ہو۔ میری چراگاہ کا ریوڑ انسان ہیں اسی طرح تمہیں یہودیوں کو انسان کہا گیا ہے۔ لیکن " GOIM " (عیسائیوں) کو انسان نہیں کہا گیا ہے اسی طرح ایک اور یہودی کتابچہ ماکوتھ (MAKKOTH) میں کہا گیا ہے کہ " قتل عمداً اس شخص کی طرف منسوب ہوگا۔ جو کسی کو بالارادہ قتل کرے بجز اسکے جو جانور کو قتل کرنے کے ارادہ کے باوصف (غلطی سے) کسی انسان کو قتل کر دے یا گوئی (ا ہ م) (عیسائی کے قتل کے ارادہ سے (غلطی سے) کسی اسرائیلی کو قتل کر دے۔ یہودی کتابچہ اورک شیم (ORACH SHAIM) میں لکھا ہے " جو کوئی حسین وجمیل مخلوق کو دیکھے اگرچہ وہ آکم (AKUM) یعنی عیسائی ہو یا کوئی جانور ہو تو اسکو کہنا چاہیے: برکت والی تیری ذات اے آقا خداوند شاہ کائنات جس نے ایسی (حسین وجمیل) چیز روئے زمین پر رکھ دی ہیں۔"

۸۔ عیسائی حیوانات سے صرف شکل میں مختلف ہیں۔

یہودی کتاب مدراشس طال پیتھ (MIDRASCH TALPIOTH) میں کہا گیا ہے۔ " خدا نے ان کو انسانی شکل میں اسرائیل کی عظمت کے لئے پیدا کیا لیکن آکم (عیسائی) تو صرف اس لیے پیدا کئے گئے تاکہ شب و روز یہودیوں کی خدمت گزاری میں رہیں۔ وہ اس خدمت گزاری سے کبھی بھی فراغت نہیں پا سکتے۔ یہ بات ایک شاہزادہ (اسرائیل) کے شایان شان ہے کہ جانور یا حیوانات اپنی فطری شکل میں اور انسانی شکل میں ان کی (یہودی) خدمت میں لگے رہیں۔"

۹۔ عیسائی حیوان ہیں

ربی بیقائے (RABBI BICHOI) اپنی کتاب (KOD HAKKEMOCH) میں لکھتا ہے "خنزیر جب جنگل سے باہر ہو تو اسے خراب کرتا ہے" ربی بکس ٹارف (BUXTORF IN LEXICA) اس کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتا ہے "جنگلی خنزیر سے مصنف (ربی بیقائے) کی مراد عیسائی لوگ ہیں جو خنزیر کا گوشت کھاتے ہیں اور خنزیروں کی طرح انہوں نے اسرائیل کے جنت اعتاب یعنی انگوروں کے باغ کو برباد کر دیا ہے انگوروں کے باغ سے مراد یروشلم کا شہر ہے۔

۱۰۔ عیسائی حیوانات سے بدتر ہیں

ربی شیلو موراشی (RABBI SCHELO MORASCH) جو معروف یہودی شارح تورات ہے۔ وہ قانون موسےٰ کی تشریح کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ "زخمی جانوروں کا گوشت کھانا منع ہے البتہ وہ گوشت اپنے دروازے میں اجنبی لوگوں کو دیا جاسکتا ہے یا جو (کتاب خروج کے مطابق) کتوں کے آگے ڈالا جاسکتا ہے" مزید لکھتا ہے "کیونکہ وہ کتے کی مانند ہیں کیا ہمیں لفظ "کتا" اپنے لغوی معنوں میں لینا چاہیے؟ ہرگز نہیں۔ چونکہ عبارت جو مردہ اجسام کا ذکر کرتی ہے۔ وہ وضاحت کرتی ہے کہ "تم ایسے گوشت کو کسی اجنبی کو فروخت بھی کر سکتے ہو۔ یہی تشریح ایک زخمی جانور کے گوشت کے بارے میں زیادہ قابل قبول ہے جس کی قیمت بھی وصول کی جاسکتی ہے۔" اس وضاحت کے باوجود تالمود میں یہ کیوں کہا گیا ہے کہ "زخمی جانوروں کا گوشت کتے کے آگے ڈال دیا جائے" یہ اس لئے کہا گیا ہے کہ تم (یہودی) کو تعلیم دی جائے کہ ایک کتا ایک نوخری

)یعنی عیسائی سے زیادہ واجب الاحترام ہے۔

۱۱-اِنکی افزائش جانوروں کی طرح ہوتی ہے۔

(SANHEDRIN TOSEPHETH) میں تحریر کیا گیا ہے" ایک گوئی (GOI) یعنی عیسائی کا جنسی اختلاط حیوان کی طرح ہوتا ہے۔ کتاب کیتھو بوتھ (KETHUBOTH 3B) میں لکھا ہے" ایک عیسائی (GOI) کا تخم ایک حیوان کے تخم کی طرح ہے" لہٰذا اس سے یہ نتیجہ اخذ ہوگا کہ عیسائی کا نکاح صحیح معنوں میں نکاح ہی نہیں۔ کتاب کدوشیم (KIDD USCHIM) میں لکھا ہے" تم یہ بات کس طرح جانتے ہیں؟ ربی ہونا (RABBI HUNA) کہتا ہے" تم اس طرح پڑھ سکتے ہو۔ یہاں ایک گدھے کے ساتھ رہو۔ یعنی ایسے لوگوں کے ساتھ جو گدھے کی مانند ہیں۔ تم کو خود نظر آجائے گا کہ یہ لوگ (عیسائی) رسمی نکاح کے نااہل ہیں" یہودی کتاب ایبن حیسر (EBEN HEEZER) میں لکھا ہے۔" اگر کوئی یہودی کسی آکم (AKUM عیسائی) سے ازدواج میں منسلک ہوتا ہے یا اپنی خادمہ سے تو ایسا رشتہ کالعدم قرار دیا جائے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دونوں قسم کے انسان اس قابل ہی نہیں کہ ان سے رشتہ ازدواج قائم کیا جائے اسی طرح اگر کوئی آکم (عیسائی) یا کوئی خادم کسی یہودیہ سے ازدواج میں منسلک ہو جائے تو وہ باطل قرار پائے گا" کتاب زوہر (ZOHAR) میں ربی آبا لکھتا ہے: اگر صرف بت پرست لوگ ہی جنسی اختلاط کرتے تو یہ دنیا ختم ہو جاتی۔ اس لئے ہم یہودیوں کو یہ تعلیم دی گئی ہے

کہ ہم ان بدنام ڈاکوؤں کو (بت پرست عیسائیوں کو) راستہ نہ دیں۔ اگر ان کی افزائش نسل ہوتی رہی اور وہ تعداد میں بڑھتے رہے تو ہمارے لئے زندہ رہنا ناممکن ہو جائے گا۔ کیونکہ وہ کتوں کی مانند دکثرت سے بچے پیدا کرتے ہیں۔

۲۔ شیطان کی اولاد

کتاب زوہر د (ZOHAR-I.38a) میں ہم پڑھتے ہیں: "سانپ کسی اور میدانی جاندار سے زیادہ سخت جان تھا (کتاب پیدائش III-1)" "زیادہ سخت جان" سے مراد" برائی میں سخت جان" ہوتا ہے" باقی سب جانوروں سے" کا مطلب" روئے زمین کے بت پرست ہیں" کیونکہ بت پرست اس قدیم سانپ کی اولاد ہیں جس نے حضرت اماں حوا کو پھسلایا تھا۔

سب سے بڑی دلیل جو یہود اس دعویٰ کے ثبوت میں دیتے ہیں کہ عیسائی شیطان کی اولاد ہیں۔ وہ عیسائیوں کا غیر مختون رہنا ہے۔ غیر یہودی غیر مختون لوگوں کا زاید حشوہ ان کو اس امر کا مستحق نہیں بناتا کہ وہ خدائے بزرگ و برتر کی اولاد کہلا سکیں۔ وجہ یہ ہے کہ ختنہ کے ذریعے خدا کا نام (SCHADDAI) ایک ختنہ شدہ یہودی کے گوشت میں تکمیل پاتا ہے۔ حرف (I.SCH) کی شکل اس کے نتھنوں میں ہے حروف (DALETH) اس کے بازو میں اور (AIN) کے حروف بعد از ختنہ اس کے عضو تناسل میں ظاہر ہوتے ہیں۔ غیر مختون غیر یہودیوں میں جس طرح کہ عیسائی ہیں۔ صرف دو حروف (ISCH) اور (DALETH) ہوتے ہیں جن سے لفظ (SCHED) بنتا ہے جس کا معنی شیطان ہے لہٰذا عیسائی

(SCHED) یعنی شیطان کی اولاد ہیں۔

۱۳۔ عیسائیوں کی روحیں شریر اور ناپاک ہیں: یہودیوں کی تعلیمات میں

ہے کہ خدا نے دو طرح کی فطرت پیدا فرمائی ہے۔ ایک خیر پر اور ایک شر پر۔ بہ الفاظ دیگر خدا نے فطرت کے دو رُخ پیدا فرمائے ہیں۔ ایک رُخ پاک صاف اور دوسرا رُخ ناپاک و نجس۔ فطرت کے ناپاک رُخ سے جس کا نام یہودی زبان میں (KELIPHOH) ہے۔ یعنی چھلکا۔ کھرنڈ یا قشر۔ جس سے عیسائیوں کی ارواح برآمد ہوئیں۔ کتاب زوہر (ZOHAR) میں لکھا ہے کہ "بت پرست لوگ اپنی ہستی کی وجہ سے دنیا بھر کو بے وقوف بناتے ہیں کیونکہ ان کی ارواح ناپاک سمت سے باہر آئی ہیں یہ ناپاک سمت بائیں سمت ہے ......" اور اس (خدا) نے ہر زندہ ہستی کو یعنی اسرائیلیوں کو پیدا کیا جو کہ خدائے بزرگ و برتر کی اولاد ہیں (معاذ اللہ)۔ اور ان کی ارواح اسی طرف سے آتی ہیں۔ لیکن بت پرست غیر یہودیوں کی ارواح کہاں سے آتی ہیں؟ ربی الیعزر (ELIEZAR) کہتا ہے بائیں طرف سے جس وجہ سے ان کی روحیں ناپاک ہو جاتی ہیں۔ اسی وجہ سے وہ سب ناپاک ہیں اور وہ ہر اس چیز کو ناپاک کر دیتی ہیں جو ان سے اختلاط کرے۔

۱۴۔ موت کے بعد وہ (عیسائی) ہمیشہ دوزخ میں جاتے ہیں:

یہودی اکابرین تعلیم دیتے ہیں کہ ابراہیم علیہ السلام دوزخ کے دروازہ پر بیٹھے ہیں اور ہر مختون انسان کو دوزخ میں گرنے سے روک سکتے ہیں لیکن

ہر غیر مختون دوزخ میں جا گرتا ہے

۱۵۔ مردہ عیسائیوں کا انجام

یہودی کتابوں میں فوت شدہ عیسائیوں کو پیگارم (PEGA RIM) کے قابل نفرت نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ جو کتب مقدسہ میں ملعون انسانی مردہ جسموں کے لیے یا حیوانات کے مردہ اجسام کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ یہ لفظ کبھی بھی پرہیزگار اور نیک انسانوں کی میت کے لیے استعمال نہیں ہوتا جس کے لیئے دوسرا لفظ میتم (METIM) ہے۔ اس طرح یہودی قوم کو واضح حکم ملا ہوا ہے کہ مردہ عیسائی کا ذکر بالکل اسی طرح کریں جس طرح ایک مردہ جانور کا ذکر کیا جاتا ہے آئی اور ڈی (IORE DEA 37) میں درج ہے کہ کسی خادم یا خادمہ کی موت پر کسی یہودی کو تعزیت کرنے کی ضرورت نہیں کہنے کی بات اگر کچھ ہے تو صرف اس قدر کہا جائے " خدا تمہارے اس نقصان کی تلافی کرے " جس طرح کہ کسی ایسے شخص کو کہا جاتا ہے جس کی گائے یا گدھا ضائع ہو جائے۔

جب عیسائی اپنے کسی میت کو دفنا دیں تو ان کے ساتھ سات روز تک ملنے جلنے کی پابندی غیر ضروری ہے۔ کیونکہ قانون موسوی کے تحت وہ انسان نہیں ہیں اور کسی حیوان کا دفنانا انسان کو ناپاک نہیں بناتا کہ سات روز تک اس سے احتراز کیا جائے۔

آرٹیکل III

عیسائی رسومات و عبادات کے بارے میں تالمود کے مندرجات

چونکہ عیسائیوں کو یہودی بت پرست سمجھتے ہیں۔ اس لیے ان کی تمام رسومات عبادت بھی مشرکانہ تصور ہوتی ہیں۔ ان کے پادریوں کو بعل بت کے پادری کہا جاتا ہے ان کے معبدوں کو جھوٹ اور صنم پرستی کے گھر کہا جاتا ہے۔ ہر وہ چیز جو عیسائیوں کی عبادت سے متعلق ہو اسکو جلد بت اصنام کی طرف منسوب کیا جاتا ہے ان کی دعائیں اور نمازیں یا رسوم عبادت چاہے خلوت میں ہوں یا اجتماعی طور پر جلوت میں ہوں۔ ان کو معصیت اور خدا کی ناراضگی کا موجب سمجھا جاتا ہے اور ان کے تہواروں کو ایام شر کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

۱۔ عیسائی پادری:

تالمود میں عیسائی پادریوں کو جو عیسائی طریق عبادت کے امام ہیں۔ بت پرست اور بعل دیوتا کے ماننے والا کہا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں ان کو کومارم (KOMARIM) یعنی کاہن بھی کہا جاتا ہے۔ اور گلاچم (GALACHIM) یعنی مخلوق بھی کہا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ اپنے سر پر حلق کرا لیتے ہیں، خصوصاً راہب پادری۔ یہودی کتاب (ABBIDAH ZOKH 14B) میں لکھا ہے "انبیاء کی کتابیں کاہنوں (عیسائی پادریوں) کے ہاتھ فروخت کرنے کی ممانعت ہے مبادا کہ وہ ان کتابوں کو اپنی شرانگیز عبادت میں استعمال کریں جو

وہ اپنے صنم کدہ میں کرتے ہیں۔ جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ قانون کے خلاف گناہ کرتے ہیں۔ کیونکہ قانون ہمیں حکم دیتا ہے کہ ہم کسی نابینا شخص کے سامنے کوئی ایسی چیز نہ رکھے جو چلنے میں رکاوٹ پیدا کرے۔ اسی طرح انبیاء کی کتب کسی ایسے عیسائی کو دینا بھی منع ہے جس کا سر بالوں سے صاف نہ ہو کیونکہ اندیشہ ہے۔ کہ وہ ان کتب کو کسی پادری یا راہب کے ہاتھ فروخت کر دیگا۔

۲۔ عیسائی گرجا گھر

یہودی تالمود میں عیسائی عبادت گاہ کو (۱) بتیہ طفلہ (BETH TIFLA) یعنی "غرور وحماقت کا گھر" کہا جاتا ہے۔ بجائے (BETH TIFLA) یعنی بیت العبادت اس کے لیے دوسرا نام بیت الکرضا مہ (BETH ABBODAH BETH HATTU) اور اس کے لیے تیسرا نام (ZOOR RAPH SCHED) ہے یعنی شر انگیز قہقہوں کا گھر فٹ نوٹ میں وضاحت کی گئی ہے کہ (BUXTORF) نے لفظ طفلہ (LITSRIM ABBODAH) کے معنی قحبہ خانہ یا شراب خانہ قرار دیا ہے۔ یہودی کتاب (MAIMONIDIS) میں (ZORC H-78) کہتا ہے! "یہ بات (ہر یہودی کو) معلوم ہونی چاہیے کہ کسی ایسے شہر میں سے گزرنا قانوناً منع ہے جس میں ان کا کوئی "غرور وحماقت کا گھر" (گرجا گھر) موجود ہو، جو در اصل بت کدہ ہے۔ اور ایسے شہر میں رہائش اختیار کرنا تو بالکل ممنوع ہے۔ لیکن آج کل ہم (یہودی) اپنے گناہوں کی سزا کے طور پر عیسائی ملکوں میں عیسائی حکومتوں کے زیر تسلط رہتے ہیں۔ جس طرح کہ (DEUTERONOMY) (17.28) میں کہا گیا ہے: " اور تم وہاں انسانی ہاتھوں

کے بنے ہوئے معبودوں کی خدمت کروگے جو لکڑی اور پتھر سے بنے ہوں گے" لہٰذا اگر ہم حسب پیش گوئی عیسائی شہروں میں گزریں تو احتیاط لازم ہے۔ کہ ان کے صنم کدوں کے پاس نہ جائیں اور ان میں ہرگز داخل نہ ہو۔ ایک یہودی نہ صرف عیسائی عبادت گاہ میں داخل ہونے کا مجاز نہیں بلکہ اسے اس کے قریب بھی نہیں جانا چاہیے بجز خصوصی حالات اور مجبوریوں کے۔ (IORE DEA 142،10) میں لکھا ہے! "ایک صنم کدہ کے سایہ میں کھڑا ہونا بھی کسی یہودی کے لیے ممنوع ہے اور کم سے کم فاصلہ درمیان میں چار گز کا ہونا چاہیے یعنی معبد کے دروازہ سے البتہ کسی گرجا گھر کی پشت پر اس کے سایہ دیوار میں کھڑا ہو سکتا ہے" اسی طرح کسی یہودی کے لیے قانوناً منع ہے کہ وہ عیسائی گرجا گھر کی موسیقی کو سنے یا اس کی تعریف کرے۔ نہ ہی گرجا گھروں میں رکھے ہوئے مجسمے یا مورتیاں دیکھنے کی اجازت ہے کیونکہ انہیں ایک نظر دیکھنے سے بھی بت پرستی کے اثرات قلب میں پڑ سکتے ہیں۔ اسی طرح کسی یہودی کو گرجا گھر کے قریب رہائش مکان نہیں رکھنا چاہیے نہ ہی کسی مسمار شدہ گھر کی تعمیر نو کی اجازت ہے جو گرجا گھر کے قریب ہو۔ اگر کسی (AKUM) یعنی عیسائی کا گھر گرجا گھر کے قریب پڑے تو اس کی تعمیر نو سے منع کیا گیا ہے۔ اس طرح مسمار شدہ مکان کی خالی جگہ کو جھاڑیوں اور کوڑا کرکٹ سے بھر دینا چاہیے تا کہ عیسائی گرجا گھر میں توسیع نہ کر سکیں۔

۲۔ (CHALICS) جام یا پیالے جو قربانی کی رسم میں عیسائی عبادت گاہ میں استعمال ہوتے ہیں

ان کا ذکر یہودی کتاب میں اس طرح کہ گویا وہ ایسے برتن ہیں جن میں گندگی ڈال کر تہوں کو پیش کی جاتی ہے یہودی عالم (MOSIS ROZZENSIS) کتاب (HILKOTH ABBODAH ZORCA) میں لکھتا ہے: "ایک یہودی ۹ (10B) جو کسی (GOI) یعنی عیسائی کے جام قربانی خریدتا ہے جو کہ ٹوٹنے کے بعد پھینک دیئے گئے ہوں تو اس پر واجب ہے کہ وہ ان پیالوں کو واپس کسی عیسائی کو فروخت نہ کرے کیونکہ عیسائی پادری اسے بعل دیوتا کی پرستش میں استعمال کرے گا۔"

۴۔ عیسائی کتابیں

تالمود میں عیسائی مذہبی کتابوں کو منیم (MIN IM) یعنی کافرانہ کتب کہہ کر ذکر کیا گیا ہے یعنی " ابدی عذاب کے گھر کی کتابیں " تالمود میں یہ لب و لہجہ بالخصوص اناجیل کے لیے اختیار کیا گیا ہے۔ مختلف ربیوں نے انجیل کو مختلف بُرے ناموں سے یاد کیا ہے۔ ربّی میئر (RABBI MEIR) ان کو (AAVANGILAION) [illegible] یعنی [illegible] (BUXTORF) جو تالمود کے شارحین میں سے ہے وہ انجیل کو " کتابی صورت میں تحریر کردہ جھوٹ " A LIE WRITTEN IN A BOOK) کہتا ہے۔ تمام تالمودی علماء یہود کا اس بات پر اتفاق ہے کہ عیسائیوں کی کتابوں کو تباہ و برباد کر دینا چاہیئے۔ اگر کوئی اختلاف ہے تو وہ صرف اس بات پر ہے کہ اناجیل میں تحریر کردہ خدا کے ناموں کا کیا کیا جائے یہودی کتاب (SCHABOTH) میں لکھا ہے " اگر سبت کے روز یہودی کتابوں کی تشریحات اور کافروں (عیسائیوں) کی

کتابوں کو آگ لگ جائے تو ان کو شعلوں سے بچانے کی فکر نہیں کرنا چاہیئے۔ ربی جوز (RABBI JOSE) کہتا ہے" تہواروں کے روز خدائے قدوس کے پاک ناموں کو عیسائی کتابوں سے نوچ کر الگ کر دینا چاہیئے اور جو باقی رہ جائے اسے شعلوں کے سپرد کر دینا چاہیے" لیکن ربی طارفن (RABBI TARPHAN) کہتا ہے" یہ امر یقینی نبھانے کے لیے میرے بچے (یہودی عقیدہ پر رہتے ہوئے) مجھے یاد رکھیں گے۔ اگر عیسائی کتابیں میرے ہاتھ آجائیں تو میں ان کو مقدس ناموں سمیت جلا ڈالوں۔ وجہ یہ ہے کہ اگر ایک شخص کے تعاقب میں کوئی قاتل یا سانپ ہو۔ تو اس کو اپنے بچاؤ کے لیے کسی کافر یا ملحد کے عبادت خانہ میں داخل ہو جانا بہ نسبت عیسائی عبادت خانہ کے بہتر ہے کیونکہ عیسائی حق کی مخالفت دانستہ کرتے ہیں جب کہ ملحد نادانستہ طور پر سچائی کے مخالف ہیں۔

۵۔ عیسائی عبادات عیسائی عبادات کو یہودی زبان میں جو نام دیا گیا ہے اس کے معنی "گناہ" "حماقت" اور "ظلم" کے ہیں۔

۶۔ عیسائی تہوار عیسائی تہواروں بالخصوص اتوار کو "تباہی کا دن، ابدی عذاب کا دن، بدبختی کا دن اور مصیبت کا دن۔ کہا جاتا ہے۔ عبرانی زبان میں "IOM" کا لغوی معنی "دن" اور "EDE" کا معنی "تباہی" و "بربادی" ہے لفظ "EDCHENI" سے مراد "عیسائیوں کے تہوار" ہے جو لغت میں "ان کی تباہی کا دن" بنتا ہے خصوصی عیسائی تہواروں۔ کرسمس اور ایسٹر۔ کے متعلق یہودی کتابوں میں ربیوں کا لب و لہجہ اس قدر تلخ ہے

کہ اہانت کا واضح اظہار کرتا ہے۔ یہودی کتاب (HILKOTH
AKUM) میں (MAIMONIDIS) لکھتا ہے" سموئیل
ربیّ سال آئی آرچی کے الفاظ کو دہراتا ہے جن کے مطابق کرسمس
اور ایسٹر عیسائیوں کے ایام شر ہیں جن میں عیسائی " اُس " کی یاد میں
میں ضیافتیں کرتے ہیں " جو پھانسی دیا گیا ہے"۔

عیسائی تہواروں کے تقدس کی پامالی میں یہودی کس قدر مبالغہ کرتے
ہیں۔ یہ بات ان ناموں سے واضح ہو جاتی ہے جو یہودیوں نے
عیسائی تہواروں کو اپنی دینی کتب میں دیئے ہیں۔ لاطینی زبان میں
ضیافت کے لفظ (NATALIS) کو بدل کر (NITAL)
لکھتے ہیں جو اپنے مخرج میں تباہی اور بربادی کا مفہوم لئے ہوئے ہے
اسی طرح ایسٹر کی ضیافت کی لئے یہودی صحیح لفظ (PASCHOL)
استعمال نہیں کرتے اور اس کی بجائے (KETSACH) یا
(RESECH) استعمال کرتے ہیں جو دونوں الفاظ اپنے
مفہوم میں برے معنی رکھتے ہیں۔ ایک کا مفہوم کا ملنا یا بریدہ کرنا
ہے جب کہ دوسرے کا مفہوم لکڑی یا صلیب ہے۔ یہ ہیر پھیر صرف
اس لیے کیا گیا ہے ایسٹر کا تہوار اور اس کی ضیافت عیسیٰ علیہ السلام
کے پھانسی کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کی خوشی میں منایا جاتا ہے۔

حصہ دوم

عیسائیوں کے بارے میں تالمود کے اصولِ اخلاق

اب تک جو کچھ بے نقاب کیا جا چکا ہے اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ تالمود کی تعلیمات کے مطابق عیسائی بت پرست ہیں اور یہودیوں کے لیے قابل نفرت ان تعلیمات کے نتیجہ میں ہر یہودی کو جو خدا کو خوش کرنا چاہتا ہے۔ یہ ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ کہ وہ ان اصولِ اخلاق کی پابندی کرے جو یہودی قوم کے اکابر کو اس وقت سونپے گئے تھے جب وہ ارض مقدس میں رہائش پذیر تھے اور جن کے تحت بت پرست غیر یہودی اقوام سے برتاؤ کی وضاحت کی گئی تھی جو یہودیوں کے درمیان رہائش پذیر تھے۔ یا قرب وجوار کے ممالک میں رہائش رکھتے تھے۔ ان اصولوں کے تحت ایک یہودی پابند ہے کہ۔ (۱) عیسائیوں سے بچ کر رہے۔ اور (۲) اپنی بساط بھر عیسائیوں کو (چن چن کر) ختم کرنے کی مہم میں کوشاں رہے۔

باب اوّل

عیسائیوں سے بچ کر رہنا

مندرجہ ذیل چار وجوہات کی بنا پر یہودیوں پر لازم کر دیا گیا ہے کہ عیسائیوں سے ہر قسم کے روابط سے بچیں: (۱) عیسائی یہ اہمیت ہی نہیں رکھتے کہ

یہودی طرزِ زندگی میں حصہ دار بن سکیں۔ (۲) عیسائی ناپاک ہیں (۳) عیسائی بت پرست ہیں (۴) عیسائی قاتل ہیں۔

آرٹیکل I: عیسائیوں سے بچنا چاہیئے کیونکہ یہودی عادات و خصائل کے نااہل ہیں

اس حقیقت کے پیشِ نظر کہ ایک یہودی (خدا کی) منتخب قوم سے تعلق رکھتا ہے اور وہ مختون ہوتا ہے۔ اسے ایسا وقار اور وجاہت حاصل ہے جس میں کوئی فرشتہ بھی اس کا شریک نہیں بن سکتا۔ دراصل وہ قریب قریب خدا کا ہمسر ہوتا ہے (معاذ اللہ) ربی چانسینہ (RABBI CHANSINA) کہتا ہے: "جو کوئی کسی اسرائیلی کو مارتا ہے وہ گویا خدا کے پرجلال مقدس چہرے پر مار رہا ہے (معاذ اللہ)" "باوجود بعض گناہ اسے آلودہ نہیں کرسکتے جس طرح کہ میل کچیل کسی اخروٹ کے مغز کو آلودہ نہیں کرسکتی اور صرف اس کے بیرونی خول کو آلودہ کرتی ہے۔ صرف ایک یہودی ہی انسان کہلانے کا مستحق ہے اور ساری دنیا اس کے لیے بنی ہے اور دنیا کی تمام چیزیں اس کی خدمت کے لئے وقف ہیں خصوصاً وہ حیوانات جن کی شکلیں انسانوں کی ہیں۔

پس یہ بات واضح ہے کہ یہودی عیسائیوں سے ہر قسم کا رابطہ قائم کرنے سے احتراز کرتے ہیں اور اسے آلودگی قرار دیتے ہیں اور اسے اپنے وقار اور وجاہت کے خلاف سمجھتے ہیں اس وجہ سے وہ ان تمام انسانوں سے دور رہتے ہیں جو عیسائیوں کی طرح زندگی بسر کرتے ہیں یا ان جیسے اعمال بجالاتے ہیں۔

١- ایک یہودی کیلئے کسی عیسائی کو سلام کرنا ممنوع ہے

یہودی کتابچہ (IORE DEA, 148, 10) میں مرقوم ہے: "ایک یہودی کو کسی تہوار کے روز ضیافت میں شرکت کے ارادہ سے اور مبارک دینے کے لیے عیسائی کے گھر میں داخل نہیں ہونا چاہیے۔ تاہم اگر عیسائی اسے سرِراہ مل جائے تو اسے مبارک دے سکتا ہے لیکن وہ بھی خشک لب و لہجہ سے اور سر کو جھکائے ہوئے"

٢- کسی یہودی کو عیسائی کی مبارکباد کا جواب نہیں دینا چاہیے

یہودی کتابچہ (GITTIN, 62a) میں مرقوم ہے: "ایک یہودی کو کسی عیسائی کی مبارک باد کا جواب اسے سامنے جھک کر نہیں دینا چاہیے۔ بہتر یہ ہے کہ یہودی سلام کرنے میں پہل کرتا کہ عیسائی کے سلام دعا کا جواب دینے کی ضرورت ہی نہ رہے" ربی کوحانہ د (RABBI KOHANA) کہتا ہے: جب کوئی یہودی کسی عیسائی کو سلام دعا کہے تو اس کے الفاظ یہ ہونے چاہییں "میرے آقا پر سلامتی ہو" لیکن مراد سلامتی کی اپنے ربی کے لیے ہو۔

٣- کسی یہودی کو عیسائی جج کے روبرو پیش نہیں ہونا چاہیے

یہودی کتاب (CHOSDION HEMMISCPET, 26, 1) میں مرقوم ہے کہ کسی یہودی کو عیسائی جج کی عدالت میں اپنا مقدمہ پیش نہیں کرنا چاہیے اگرچہ فیصلہ یہودی قانونِ شریعت کے مطابق ہونا ہو

اور مقدمہ کے فریقین اس فیصلہ کو تسلیم کرنے پر بھی آمادہ ہوں۔ اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو وہ غیر پارسا ہے اور اس شخص کی مانند ہے جو برائی پھیلاتا ہے اور خدائی قانون کے خلاف آواز بلند کرتا ہے اور ہمارے عظیم قانون دھندہ موسیٰ علیہ السلام کے خلاف اپنا ہاتھ بلند کرتا ہے۔

۴۔ ایک عیسائی کو بطور گواہ کے استعمال نہیں کیا جا سکتا۔

یہودی کتابچہ (CHOSCHON HARN 34.19) میں مرقوم ہے: "ایک عیسائی (GOI) یا ایک خادم اس قابل ہی نہیں کہ وہ شہادت دے سکے۔"

۵۔ ایک یہودی عیسائی کا کھانا نہیں کھا سکتا۔

یہودی کتابچہ (IORE DEA 112-1) میں مرقوم ہے، "یہودی بزرگ اس بات سے منع کرتے ہیں کہ عیسائی (AKUM) کی روٹی کھائی جائے مبادا کہ ہم (یہودی) ان سے مانوس نظر آئیں" یہودی کتابچہ (ABBODAH ZORCH 35.2) میں مرقوم ہے "مندرجہ ذیل اشیاء جو کسی عیسائی (GOIM) سے تعلق رکھتی ہو وہ حرام ہیں دودھ جو ایک عیسائی کسی گائے سے حاصل کرے جب کہ کوئی یہودی اس کا مشاہدہ کرنے والا نہ ہو۔ نیز ان کی روٹی وغیرہ بھی"

۱۰۔ ایک یہودی کو کبھی بھی ایک عیسائی کی طرح طرزِ عمل اختیار نہیں کرنا چاہیے

یہودی کتابچہ میں مرقوم ہے "وہ عیسائیوں (AKUM) کی عادات ورسومات کی نقل کرنا یہودیوں کے لیے منع ہے نہ ہی ان جیسا طرزِ عمل اپنانا جائز ہے۔ نہ ان جیسے کپڑے پہننا کی اجازت ہے نہ ان کی طرح بالوں کو کنگی کرنے کی اجازت ہے۔ نہ ہی یہودیوں کو اپنی عبادت گاہیں عیسائی گرجوں کی طرح بنانے کی اجازت ہے لباس میں تھوڑی سی نرمی کی اجازت تجارت میں منافع کے لیے دے دی گئی ہے۔

آرٹیکل II عیسائیوں سے پرہیز اس لئے لازم ہے کہ وہ ناپاک اور ناصاف ہیں۔

اس بات کا کوئی علم نہیں کہ یہودیوں کو کتنی مرتبہ غسل کرنے اور پاک صاف ہونے کی تعلیم دی گئی ہے نہ ہی ان تعلیمات کی تفصیلات معلوم ہو سکیں جن پر عمل کر کے یہودی ہر اس چیز سے بچ سکیں جو انہیں ناپاک کر دینے والی ہو۔ (ABBODAH ZORCH 72b) میں مرقوم ہے:

"ایک آدمی (یہودی) ایک مرتبان سے دوسرے مرتبان میں ایک ٹیوب یا نلکی کے ذریعے شراب انڈیل رہا تھا جب کہ اتفاق سے ایک عیسائی (GOI) آگیا اور اس نے اپنا ہاتھ اس نلکی کو لگا دیا (عیسائی کی ہاتھ کی ناپاکی کی وجہ سے) دونوں مرتبانوں کی شراب کو پھینک دینا پڑا" لہذا ہر وہ برتن جو کسی عیسائی کے قبضہ

سے کسی یہودی کے ہاتھ میں منتقل ہو تو اس کو دھونا چاہیے اگرچہ وہ استعمال میں نہ رہا ہو۔" یہودی کتابچہ (IORE DEA ۱۲۰ ا) میں مرقوم ہے: "اگر کوئی یہودی میز پر استعمال کرنے کے لیے کوئی برتن کسی عیسائی (AKUM) سے خریدتا ہے چاہے وہ دھات سے بنا ہو یا شیشے سے یا سیسے کا بنا اور اگرچہ بالکل نیا ہو۔ یہودی کا فرض ہے کہ اسے استعمال سے پہلے ایک بڑے برتن یا حوض میں ڈال کر خوب دھوئے۔

آرٹیکل III عیسائیوں سے پرہیز لازم ہے کیونکہ وہ بت پرست ہیں

عیسائیوں سے ان کے معبودوں کی عبادت کے دنوں میں ہر طرح کا پرہیز یہودیوں کے لئے لازم ہے مبادا کہ ان کی بت پرستی کی نحوست کے سائے یہودیوں پر پڑتے سے وہ بھی گناہ گار ہو جائیں۔ یہودی کتابچہ (ABBODAH ZORCH 20) میں مرقوم ہے عیسائیوں کے صنم پرست تہواروں سے تین روز پیشتر کسی یہودی کو نہ کوئی شے ان سے خریدنی چاہیے نہ ان کو مدد دینی چاہیے نہ ان سے کسی قسم کا مالی تعاون یا رقم کا لین دین کرنا چاہیے۔ نہ ہی ان دنوں میں کسی عیسائی سے قرض لینا چاہیے نہ ان کا قرض واپس کرنا چاہیے" اسی کتابچہ میں (۷ ۸ ۷) پر پر رقم ہے: "یسوع کے پیروکاروں کے تمام تہوار ممنوع ہیں اور ہمیں (یہودیوں کو) ان کی طرف وہی رویہ اختیار کرنا چاہیے جو ہم بت پرستوں کے ساتھ اختیار کرتے ہیں۔ ہفتہ کا پہلا دن (اتوار) ان کے

لئے بڑی ضیافت کا دن ہے۔ اس لیے جو لوگ یسوع پر ایمان رکھتے ہیں ان سے ان کے یوم سبت (اتوار) کو کسی قسم کا کاروبار کرنا ممنوع ہے۔ ان کی سبت (اتوار) کے لیے ہمیں اپنی قواعد کی پابندی کرنا چاہیے جو ہم بت پرستوں کی ضیافت کے خاص دنوں میں کرتے ہیں۔ تالمود کی یہی تعلیم ہے۔

کسی یہودی کو ایسی ہر چیز کا استعمال ممنوع

ہے جو عیسائیوں کی عبادت میں استعمال ہوتی ہے۔

یہودی کتابچہ (IOREDEA 139 ، ا) میں مرقوم ہے: "اصنام یا کوئی دوسری چیز جو عیسائی اپنی عبادت میں استعمال کرتے ہیں ان سے یہودیوں کا کوئی تعلق نہیں ہونا چاہیے۔ اگرچہ وہ چیزیں عیسائی ہاتھوں سے بنی ہوں یا یہودی ہاتھوں سے"

عیسائیوں کو ہر ایسی چیز فروخت کرنا ممنوع ہے

جسکا تعلق ان کی صنم پرستانہ رسوم عبادت سے ہو

یہودی کتابچہ (ABBODAH ZORETH IOSEPH 142) میں مرقوم ہے: ایک صنم پرست پادری کے ہاتھ کسی قسم کی خوشبوئیں فروخت کرنا ممنوع ہے کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ خوشبو کی خریداری کا صرف صنم کے ہاتھوں روبرو پیش کرنے کے لیے ہو سکتی ہے۔ جو کوئی خوشبو فروخت کرتا ہے وہ اس حکم کی خلاف ورزی کرتا ہے جس کے تحت ہمیں کسی نابینا کے سامنے رکاوٹ کھڑی کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ غیر یہودیوں کو ان کی "مشعلوں کی ضیافت" کے لیے موم بتیاں فروخت کرنا بھی اسی حکم کی امتناعی میں آتا ہے البتہ عام دنوں میں ان کو موم بتیاں

فروخت کی جاسکتی ہیں اسی طرح قربانی گاہ پیالہ بھی کسی غیر یہودی کو فروخت کرنا منع ہے جو کسی عیسائی (Goi) نے توڑ کر پھینک دیا ہو اور کسی یہودی نے خرید لیا ہو۔ یہ اس لیئے ہیں کہ ایک مرتبہ کا ٹوٹا ہوا پیالہ بت کو شراب پیش کرنے کے لئے استعمال ہو سکتا ہے" اسی طرح عیسائی پادریوں کو یہودی مذہبی کتب فروخت کرنا بھی منع ہے۔ حتیٰ کہ یہودی مذہب کتب کی جلد بندی بھی کسی عیسائی سے نہ کرائی جائے۔ اسی طرح کسی عیسائی (AKUM) کو پانی فروخت کرنے کی بھی اجازت نہیں اگر اس بات کا قوی شبہ ہو کہ اس پانی کو بپتسمہ (عیسائی بنانے کی رسم) میں استعمال کیا جائیگا۔ ایسے مکانات فروخت کرنے یا کرایہ پر دینے کی بھی ممانعت ہے جو عیسائی اپنے عبادت گاہ کے طور پر استعمال کے لیئے حاصل کرنا چاہیں عیسائیوں کے ساتھ تجارتی کاروبار کی بھی ممانعت ہے۔ اگرچہ یہودی کھلے بندوں کاروبار کرتے ہیں حتی کہ عیسائی تہواروں کے موقع پر بھی اس ممانعت کی پروا نہیں کرتے تالمود میں اس ممانعت کے حق میں کوئی دلائل نہیں دیئے گئے۔

یہودی کتابچہ (ABBODAH ZORCH 1,2,7) کی تشریح کرتے ہوئے بارٹی نورا (BARTENORA) رقم طراز ہے "چونکہ ہم غلامی کی حالت میں ہیں اس لئے (عیسائیوں سے) تجارت کیئے بغیر نہیں رہ سکتے اور ایسی غذا کے لئے ان پر انحصار کرتے ہیں۔ ہمیں ان سے خوف کھانا چاہیے اور صرف ان کے تہواروں کے دنوں میں ان سے کاروبار نہیں کرنا چاہیے لیکن آجکل تو تہواروں پر بھی کاروبار کی اجازت ہے کیونکہ ہمارے ربی (مذہبی رہنما) اس بات کے قائل ہو چکے ہیں کہ عیسائی صرف اس لئے بتوں کی عبادت نہیں کرتے کہ وہ ہم سے

کاروبار کرتے ہیں ممانعت کا تعلق براہ راست صنم پرستی سے ہے" ربی ٹام (RABBI TOM) مزید وضاحت کرتے ہوئے رقمطراز ہے "ہمارے اس رواج پر کسی کو حیران ہونے کی ضرورت نہیں اگرچہ ہم عیسائیوں کو صنم پرست ہی خیال کرتے ہیں وہ صرف وہی چیزیں بتوں کے آستان پر چڑھا سکتے ہیں جو وہ اپنی رقم کے عوض خریدتے ہیں۔ لہٰذا ہمارا (مادی) نفع اور ان کی (روحانی) خوشی اس ممانعت کے لئے کوئی دلیل فراہم نہیں کرتی۔ کیونکہ ان کے پاس خریدنے کے لئے رقم کی کمی نہیں وہ یہ چیزیں یہودیوں کے علاوہ دوسروں سے بھی خرید سکتے ہیں"

اس بات کی اجازت :

۴۔ کاروبار کی ممانعت کا حکم ملحدین پر لاگو نہیں ہوتا ہے کہ کسی عیسائی (AKUM) کو ان کے کسی ایک تہوار پر کوئی تحفہ بھیج دیا جائے بشرطیکہ یہ بات یقینی ہو کہ وہ نہ تو بتوں کو مانتا ہے اور نہ ہی ان کی پرستش کرتا ہے۔ کسی عیسائی (GOI) کو تحفہ ارسال کرنا ممنوع ہوگا جب تک اس بات کا اطمینان نہ ہو جائے کہ وہ عیسائی اصنام میں یقین نہیں رکھتا نہ ہی ان کی خدمت کرتا ہے۔

آرٹیکل IV عیسائیوں سے پرہیز لازم ہے کیونکہ وہ سرپسند ہیں۔

یہودی قوم کے افراد پوری عزیمت کے ساتھ اس بات کے قائل ہو چکے ہیں کہ عیسائی قوم کے افراد اسرائیل کے بچوں کو ہر طرح سے حسب موقع نقصان یا تکلیف پہنچا سکتے ہیں۔ اس یقین کی بدولت یہودی قوم (جو اپنے آپ کو خدا کی منتخب قوم سمجھتی ہے) کے حکمرانوں نے ہمیشہ

اپنی قوم کے افراد کو ہدایت کی ہے کہ کسی عیسائی سے کسی قسم کی امداد کے طلبگار نہ ہوں کیونکہ عیسائی قوم کے افراد اپنے شر پسندانہ عزائم کی تکمیل ہر ممکن طریقے سے کریں گے اور اگر باامن ذرائع سے ان کے عزائم کی تکمیل ممکن نہ ہو تو وہ عیسائیوں کے قتل اور دوسرے جرائم سے بھی گریز نہیں کریں گے۔ ان وجوہات کی بنا پر ایک یہودی کو ہر گز نہیں چاہیے کہ وہ کسی عیسائی کو بطور نرس یا اپنے بچوں کے لیے بطور اتالیق یا بطور ڈاکٹر یا حجام یا دایہ کے طور پر ملازم رکھے۔

۱۔ کسی عیسائی کو بطور نرس ملازم نہ رکھا جائے

یہودی کتابچہ (IOREDEA 81,7) رقمطراز ہے۔ اگر کسی اسرائیلی دایہ کی خدمات حاصل ہو سکیں تو یہودی بچے کو کسی عیسائی (NOKHRI) نرس کی پرورش میں نہ دیا جائے کیونکہ عیسائی کا دودھ بچے کے دل کو سخت کر دے گا اور اس کی فطرت میں شر کے عناصر پیدا کر دیگا۔

۲۔ کسی عیسائی کو بطور آتالیق ملازم نہ رکھا جائے

یہودی کتابچہ (IORE DEA 153, 1) رقمطراز ہے "کسی یہودی بچے کو عیسائی (AKUM) آتالیق کے حوالے نہیں کرنا چاہیے۔ کیونکہ وہ اخلاق و عادات، ادب و زباندانی اور مختلف فنون سکھانے کے بہانے اس بچے کو کفر کے راستے پر ڈال دے گا۔"

۳۔ کسی عیسائی کو بطور ڈاکٹر ملازم نہ رکھا جائے

یہودی کتابچہ (IORE DEA 155, 1) رقمطراز ہے "جب کوئی یہودی شخص کسی طرح زخمی ہو جائے اور چوٹ بھی اتنی شدید ہو کہ اسے احکام سبت بھی نظر انداز کر کے ڈاکٹر سے مشورہ کئے بغیر چارہ نہ ہو تو ایسے سخت حالات میں بھی اسے کسی عیسائی (AKUM

ڈاکٹر کی خدمات حاصل کرنا نہیں چاہئیں۔ جو قرب و جوار میں پوری طرح معروف نہ ہو۔ کیونکہ ہمیں اس بات کی پیش بندی اور اہتمام کرنا چاہیے کہ (یہودی) خون نہ گرنے پائے۔ اگر مریض کی کیفیت ایسی سنگین نوعیت کی ہو کہ اس کی موت و حیات غیر یقینی نظر آئیں۔ پھر بھی کسی عیسائی ڈاکٹر سے مشورہ نہیں لینا چاہیے۔ تاہم اگر مریض کی موت واقع ہو جانے کا یقین ہو تو پھر عیسائی ڈاکٹر سے مشورہ کرنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ ایک آدھ گھنٹہ زائد زندگی ملنے نہ ملنے کا زیادہ افسوس نہیں ہوتا۔ اگر عیسائی ڈاکٹر (AKUM) کسی خاص دوائی کے استعمال پر اصرار کرے تو اسکی بات مان لینی چاہیے وہ خاص دوائی اس ڈاکٹر سے نہ لی جائے۔ ایک دوسرے یہودی کتابچہ (PESACHIM 25 A) میں
ربی جوشانن (RABBI JOCHANAN) لکھتا ہے: "طبی امداد ہر کسی سے قبول کی جاسکتی ہے سوائے بت پرستوں کے۔ زانیوں کے اور قاتلوں کے" ۱ -

۴۔ کسی عیسائی کو بطور حجام ملازم نہ رکھا جائے

یہودی کتابچہ (IORE DEA, 156, ۱) رقمطراز ہے!" جب تک تمہارے ساتھ تمہارے یہودی دوست موجود نہ ہوں تم کسی عیسائی (AKUM) حجام سے شیو نہ کراؤ۔ بعض کہتے ہیں کہ کسی عیسائی کے ہاتھوں شیو کرانا بالکل ممنوع ہے اگرچہ اور لوگ موقع پر موجود ہی کیوں نہ ہوں جب تک کہ تم آئینے میں خود کو نہ دیکھ سکو۔ استرے سے بال صاف کرانا داڑھی ہی کے بارے میں نہیں ہے بلکہ صرف گردن کے بالوں کے متعلق ہے کیونکہ اگر کوئی یہودی اپنی

داڑھی استرے سے صاف کراتا ہے تو وہ بہ یک وقت پانچ گناہوں کا مرتکب ہوتا ہے کیونکہ یہودی ستارہ کے پانچ نقطے ہیں۔

۵۔ کسی عیسائی کو زچہ بچہ کے شعبہ میں بطور دایہ ملازم نہ رکھا جائے

یہودی کتاب مجرہ (ABBODAH ZORCH 26a) رقمطراز ہے۔
"ہمارے ربیوں نے یہ بات ہم تک پہنچا دی ہے۔ کہ کسی اسرائیلی بچے کی پیدائش میں کسی غیر یہودی دایہ کی خدمات سے بالکل استفادہ نہ کیا جائے۔ کیونکہ غیر یہودی عادتاً خون بہاتے ہیں۔ ہمارے یہودی اکابر کہتے ہیں کہ بامر مجبوری اگر غیر یہودی دایہ کی خدمات سے استفادہ ضروری ہو تو موقع پر زچہ اکیلی نہ ہو بلکہ دیگر یہودی عورتیں بھی موجود ہوں۔ ربی میئر (RABBI MEIR) کی رائے یہ ہے کہ دوسری یہودی عورتوں کی موجودگی کے باوجود بچہ پیدا ہوتے وقت کوئی غیر یہودی دایہ زچہ کا کام نہ کرے کیوں کہ غیر یہودی دائیں بوقت پیدائش اپنے ہاتھوں سے (یہودی) بچے کا نرم سر دبا کر اسے جان سے مار دیتی ہیں اور یہ کام وہ دوسروں کی موجودگی کے باوجود سرانجام دے سکتی ہیں۔

باب دوم

عیسائیوں کا قلع قمع ضروری ہے

"اُس شخص" کے پیروکار جس کا نام لیتے وقت یہودیوں کی منشا

یہ ہوتی ہے کہ "اس کا نام اور اس کی یاد مٹ جائے" سو ایسے لوگوں کے ساتھ یہودیوں کا ارادہ یہ ہونا چاہیے کہ ایسے لوگوں سے نجات حاصل کرنا ضروری ہے۔ ان لوگوں کو رومن (کیتھلک) کہا جاتا ہے اور یہ وہ ظالم لوگ ہیں جو اسرائیل کی اولاد کو غلام بنا کر رکھتے ہیں۔ اور ان لوگوں کی تباہی و بربادی سے یہودی قوم چوتھی مرتبہ کی غلامی سے نجات پا جائیگی۔ اس لیے ہر یہودی کا فرض ہے کہ وہ بساط بھر کوشش کرے کہ روم کی فاسق و فاجر حکومت کو ختم کرے جو پوری دنیا پر حکومت کر رہی ہے چونکہ تمام مقامات پر اور تمام اوقات میں عیسائیوں کی مجوزہ نسل کشی ممکن نہیں۔ تالمود کا یہ حکم ہے کہ عیسائیوں پر بالواسطہ حملے کئے جائیں اور ہر ممکن طریقہ اپنایا جائے جس سے عیسائیوں پر ضربات لگائی جا سکیں اور اس طرح ان کو آہستہ آہستہ فرداً فرداً لمحہ بہ لمحہ ختم کیا جائے اور جب کبھی یہ ممکن ہو تو ایک یہودی کا یہ مذہبی فرض ہے کہ وہ عیسائیوں کو جان سے مارے اور ایسا کرتے ہوئے اس کو کسی پر رحم نہیں آنا چاہیے۔

آرٹیکل I عیسائیوں کو نقصان پہنچانا ضروری ہے

ایک یہودی کو حکم دیا جاتا ہے کہ عیسائیوں کو جہاں کہیں ممکن ہو نقصان پہنچائے۔ اس کی شکل بالواسطہ بھی ہو کہ ان کی کسی طرح کوئی مدد نہ کی جائے اور بلاواسطہ بھی ہو کہ ان کے منصوبوں اور تجاویز کو عملی جامہ اختیار کرنے سے پہلے ہی ختم کر دیا جائے۔ کسی یہودی کو اس بات

کی اجازت نہیں کہ وہ کسی عیسائی کو جو موت کے خطرہ سے دو چار ہو بچانے کی فکر کرے۔

ا۔ عیسائیوں کے ساتھ نیکی ہرگز نہیں کرنی چاہیئے

یہودی کتابچہ (ZOHAR 1-25 ب) رقمطراز ہے: "جو لوگ عیسائی (AKUM) سے بھلائی کرتے ہیں.... وہ (قیامت کے روز) مردوں سے (زندہ کر کے) نہیں اٹھائے جائیں گے" بعض اوقات عیسائیوں سے بھلائی کرنے کی اجازت دی جاتی ہیں۔ لیکن اس بھلائی سے اسرائیل کی مدد مطلوب ہوتی ہے۔ یا امن کی خاطر اور اس نفرت کو چھپانے کے لیئے جو یہودیوں کے دلوں میں عیسائیوں کے خلاف ہے۔ یہودی کتابچہ (KILKHOTH AKUM) رقمطراز ہے: "حاجت مند غیر یہودی اور حاجت مند یہودیوں کی مدد کی جائے امن سکون کی خاطر...." یہودی کتابچہ (IORE DEA 12, HAGAH) رقمطراز ہے: "لہذا اگر تم کسی شہر میں داخل ہوا اور ان (عیسائیوں) کو تہوار مناتے دیکھو تو تم بھی بہانہ سازی کرتے ہوئے ان کی خوشیوں میں شریک ہو جاؤ۔ تاکہ اپنی نفرت کو چھپا سکو۔ تاہم وہ (یہودی) جو اپنی روح کی نجات کے لیئے فکر مند ہیں وہ ایسی ضیافتوں میں شریک نہ ہوں۔ اس بات کا علم (یہودیوں میں) عام کر دنیا چاہیئے۔ کہ اگر عیسائیوں کی دشمنی کا اندیشہ نہ ہو تو ان کے تہواروں میں خوشی سے شریک ہونا قابل نفرت بات ہے"

۱۔ ایک عیسائی کی تعریف کرنے کی اجازت نہیں

یہودی کتابچہ (ABBODAH ZORCH TASPH 20) رقمطراز ہے:
ان کی تعریف میں کوئی بات مت کہو مبادا کہ یہ کہا جانے لگے: "وہ عیسائی (GOI) کتنا اچھا ہے!" ربی ایس آئی آرچی (RABBI S. IARCHI) بائبل کی عبارت: "اور تم ان کی طرف کوئی رحمدلی نہیں دکھاؤ گے"، کی تشریح کرتے ہوئے لکھتا ہے: "ان کے حق میں کوئی تعریفی جملہ نہ کہو کیونکہ ایسا کہنا ممنوع ہے کہ: وہ عیسائی (AKUM) کس قدر اچھا ہے" یہودی کتابچہ (IORE DEA 151، 14) رقمطراز ہے، "کسی شخص کو ان کی تعریف کرنے کی اجازت نہیں یا یہ کہنے کی کہ "وہ عیسائی (AKUM) کتنا اچھا ہے ان کے افعال کی تو اور بھی کم تعریف ہونی چاہیئے اور ایسی کسی بات کو دہرانے کی بھی اجازت نہیں جس سے ان کی شان و شوکت میں اضافہ ہو۔ تاہم اگر کسی عیسائی کی تعریف کرتے ہوئے تمہارا ارادہ اللہ تعالیٰ کی عظمت بیان کرنا ہو کیونکہ اس نے نہایت حسین و جمیل مخلوق پیدا کی ہے۔ تو ایسی تعریف کی اجازت ہے۔

۲۔ کسی یہودی کو اس بات کی اجازت نہیں کہ ان چیزوں کا ذکر کرے جو عیسائی اپنی صنم پرستانہ عبادت میں استعمال کرتے ہیں۔

یہودی کتابچہ (HIKOTH AKUM VOL 17) میں لکھا گیا ہے:
کسی عیسائی معبود کا ذکر کرنا ممنوع ہے کیونکہ کتاب خروج کے باب

(XX III) آیت ۱۳ میں لکھا ہے ..... دوسرے معبودوں کا ذکر مت کرو۔

۳- عیسائی معبودوں کا ذکر توہین آمیز الفاظ میں کرنا چاہیئے

یہودی کتابچہ (IORE DEA 146, 15) رقمطراز ہے: "ان کے (عیسائیوں کے) بتوں کو توڑ پھوڑ دینا چاہیئے یا ان کا ذکر توہین آمیز ناموں سے کرنا چاہیے۔

یہودی کتابچہ ہیں (IBI DENS 147, 5) رقمطراز ہے:۔ "بتوں کو برا بھلا کہنے کی اجازت ہے اور اس بات کی ممانعت ہے کہ کسی عیسائی (GOI) سے یہ کہا جائے کہ تمہارا معبود تمہاری مدد فرمائے یا میں امید کرتا ہوں کہ تم کامیابی سے ہمکنار ہوگے" ربّی بیکائے (RABBI BICHOUI) اصنام پرستی کے خلاف نفرت کے مندرجات کی تشریح کرتے ہوئے لکھتا ہے "مذہبی کتاب ہم کو بتوں سے نفرت کرنا سکھاتی ہے۔ اور اس بات کی تعلیم دیتی ہے کہ ہم بتوں کو نہایت توہین آمیز ناموں سے ذکر کریں۔ چنانچہ اگر کسی عیسائی کلیسا کا نام بیتھگالیا (BETHGALIA) یعنی بیت عظمت ہے" تو اس کا نام بیتھ کاریا (BETHKARIA) یعنی "ناقابل ذکر گھر" رکھنا چاہیے یا "بیت الخنزیر" یا "بیت الخلا" رکھنا چاہیے۔ کیونکہ لفظ "کاریا" سے یہی مفہوم مطلوب ہیں"۔

بے شمار واقعات پر یہودیوں نے عیسائی عقیدہ سے متعلق اشیاء کو ہتک آمیز نام دے رکھے ہیں ایسے ناموں کی ایک فہرست

بے موقع نہیں ہوگی جن میں عیسائی عقیدہ سے متعلق اشیاء اور افراد کا ذکر ہے جن کو عیسائی مقدس۔ قابلِ احترام اور لائق محبت خیال کرتے ہیں۔

۱۔ **یسوع** :۔ کو صرف اہانت کا پہلو نکالنے کے لیے .... (JESCHU) کہا جاتا ہے جس کا لغوی معنی "اس کا نام اور اس کی یاد مر مٹ جائے" عبرانی زبان میں یسوع کے لیے لفظ (JESCHAU) ہے جس کے معنی "نجات" ہے۔

۲۔ مریمؑ والدہ ماجدہ جناب عیسیٰ علیہ السلام کا نام چاریہ (CHARIA) رکھا گیا ہے۔ جس کا مفہوم "گوبر" اور "فضلہ" ہے عبرانی زبان میں ان کا نام میری ام (MIRIAM) ہے۔

۳۔ **عیسائی اولیاء** : جن کے لیے عبرانی زبان میں لفظ (KEDOSCHIM) ہے اُن کو (KADIDCHIM) کہا جاتا ہے۔ جس کا مفہوم "مونث مرد یا پریاں ہے۔ اسی طرح عیسائی خواتین اولیاء کے لفظ (KEDISCHOTH) استعمال کیا جاتا ہے جس کا مفہوم ہے (WHORES) یعنی حوریں۔

۴۔ **اتوار** (SUNDAY) عیسائیوں کا یوم عبادت ہے اس کو یہودی (DAY OF CALAMITY) یعنی "مصیبت کا دِن" کہتے ہیں۔

۵۔ **کرسمس کی ضیافت** کو یہودی نتال (NITAL) کے لفظ سے یاد کرتے ہیں جس کا مفہوم "تباہی" ہے۔

۶- ایسٹر کے تہوار :- کو جس کے لیے عبرانی میں صحیح لفظ (PANDAEA) (PESACH) ہے اسے (KETSACH) کہتے ہیں جس کا مفہوم "قطع و برید" ہے یا اس کے لیے ایک دوسرا لفظ (KESACH) بولتے ہیں جس کا مفہوم "پھانسی" ہے

۷- عیسائی کلیسا کے لیے لفظ "بیت الفلاح" (Beth alhaflalah)
BETH (ہتر) یعنی عبادت خانہ کی بجائے (HATTIFLAH) یعنی "رعونت کا گھر" یا "برائی کا گھر" استعمال کیا جاتا ہے۔

۸- عیسائی قربانیوں کو "(DHUG OFFERING)" یعنی گوبر یا فضلہ کی پیش کش کیا جاتا ہے۔ تالمود یروشلم (POL 13 : ۳) میں درج ہے "جو کوئی ان کو (یعنی ...... عیسائیوں) اپنے بت کے آگے قربانی پیش کرتا ہوا دیکھے اسے کہنا چاہیے : "جو کوئی کسی بت کے آگے قربانی پیش کرتا ہے۔ وہ مکمل طور پر تباہی سے دوچار ہو گا۔" ایک عیسائی لڑکی جو یوم سبت میں یہودیوں کا کام کاج کرتی ہو۔ اسے (SABBATH) (DIRT) یعنی "یوم سبت کی غلاظت" کا نام دیا جاتا ہے۔

۴- کسی یہودی کو اس بات کی اجازت نہیں کہ عیسائیوں کو تحائف پیش کرے :

یہودی کتاب (HILKOTH AKUM X:5) رقم طراز ہے : "کسی عیسائی (GOIN) کو تحائف دینا ممنوع ہے تاہم ایک ایسے شخص کو

دنیا جائز ہے جو مذہب تبدیل کر کے یہودیوں کے درمیان رہائش پذیر ہو۔" (IORE DEA-151 11) میں لکھا ہے: "عیسائی (AKUM) کو مفت تحائف دینا ممنوع ہے اور کسی یہودی کو اس سے اُنس محبت کا سلوک نہیں کرنا چاہیے تاہم تالمود میں ایک یہودی کو اس بات کی اجازت ہے کہ کسی غیر یہودی کو جو اس سے متعارف ہر کوئی تحفہ دے دے جس کے بدلے میں یہودی کو کسی واپسی تحفہ کی امید ہو۔"

۵۔ کسی یہودی کو اجازت نہیں کہ زرعی زمین کسی عیسائی کو فروخت کرے:

یہودی کتابچہ (IORE DEA 334/43) رقم طراز ہے: "جو کوئی (یہودی) اپنی زرعی اراضی کسی عیسائی (AKUM) کو فروخت کرتا ہے۔ اسے فوراً جلاوطن کر دینا چاہیے۔ الّا یہ کہ وہ یہودی ان تمام نقصانات کی "تلافی کے لیے تیار رہو جو کہ کسی عیسائی (AKUM) کے یہودیوں کے نزدیک رہائش اختیار کرنے پر مرتب ہوتے ہیں"

۶۔ کسی عیسائی کو ہنر سکھانا ممنوع ہے:

یہودی کتابچہ (IORE DEA-156) رقم طراز ہے: "عیسائی (AKUM) کو کسی قسم کا کوئی ہنر سکھانے کی قطعی ممانعت ہے۔"

II- عیسائیوں کی ہمہ قسم کی کارکردگی کو نقصان پہنچانا ضروری ہے

چونکہ عیسائی (GOIM) یہودیوں کی خدمت پر نقل و حمل کے حیوانات کی طرح مامور ہیں۔ وہ اپنی پوری زندگی اور اس کی تمام قوتوں کے ساتھ یہودیوں کے مملوک ہیں۔" ایک عیسائی کی زندگی تمام طبعی قوتوں کے ہر ایک یہودی کی ملکیت ہیں۔" یہودی کتابچہ پر یہ لکھا ہوا ہے۔ ربیّوں کا یہ عقیدہ ہے کہ ایک یہودی کسی عیسائی سے ہر وہ چیز لے سکتا ہے جو وہ چاہیئے اگرچہ اس میں مکاری اور دھوکہ دہی کو ہی دینا پڑے کیونکہ ایسا استحصال ڈاکہ نہیں کہلا سکتا بوجہ اس طے شدہ امر کے کہ عیسائیوں کی ہر چیز یہود کی محکوم ہیں۔ یہودی کتابچہ (Babha Bethra 54) میں لکھا ہے۔ عیسائی (Goim) کی تمام اشیاء اس صحرا کی مانند ہیں جس میں سب سے پہلے داخل ہونے والا شخص ہر چیز پر اپنا دعوئ ملکیت کر کے اسے اپنے قبضہ میں لے سکتا ہے۔

۱- اگر کوئی یہودی اپنے حق سے بڑھ چڑھ کر عیسائیوں سے وصول کر لے تو انکو یہ بتانے کی ضرورت نہیں

یہودی کتابچہ (CHOSCHEN) (HAMISCH-) (PAT 183-7) رقمطراز ہے

اگر تم اپنا ایلچی کسی عیسائی (AKUM) کے پاس رقم کی وصولی کے لئے بھیجو اور عیسائی مطلوبہ رقم سے زیادہ ادائیگی کر دے تو ایلچی کو حق ہے کہ وہ زائد رقم اپنے پاس رکھ لے۔ اگر ایلچی کو اس بات کا علم نہ ہو پائے تو ساری رقم تم خود رکھ سکتے ہو۔

۲- عیسائیوں کی گمشدہ اشیاء ان کو واپس کرنے کی ضرورت نہیں

یہودی کتابچہ (CHOSCHAN HOEM 266) میں مرقوم ہے

اگر کسی یہودی کو کسی عیسائی (AKUM) کی کوئی چیز مل جائے تو وہ اُسے اپنے پاس رکھ سکتا ہے۔ کیونکہ تحریری قانون یہ ہے کہ "اپنے بھائی کی گمشدہ چیز اسی کو لوٹا دو۔" اس کا اطلاق صرف یہودیوں پر ہوتا ہے جو شخص عیسائیوں کی گمشدہ اشیاء واپس کرتا ہے وہ قانون شکنی کا مجرم ہے۔ کیونکہ اس نے قانون شکنی کرنے والوں کی قوت میں اضافہ کیا ہے۔ تاہم اگر مفقود چیز عیسائی کو واپس کر دی جائے تو یہ فعل صرف اس صورت میں قابلِ تعریف قرار پائے گا کہ اس سے مقصود اللہ تعالیٰ کے نام کی عظمت و احترام ہو یعنی اس فعل کے عوض میں عیسائی یہودی کی تعریف کریں اور ان کو عزت و احترام کی نظروں سے دیکھیں۔

۳۔ عیسائیوں کے ساتھ دھوکہ دہی جائز ہے

یہودی کتابچہ BABHO KAMO 113 b

رقمطراز ہے "کسی عیسائی (goi) کو دھوکہ دینا قانوناً جائز ہے۔" اسی طرح یہودی کتابچے (CHOSCHAN HOEM HOGDH 156, 5) میں مرقوم ہے: "اگر کوئی یہودی کسی عیسائی ( ) کے ساتھ مشترکہ کاروبار کر رہا ہے تو دوسرے یہودیوں کو بعض مقامات پر اس بات کی اجازت نہیں کہ وہ اس عیسائی کے ساتھ کاروباری اشتراک کے عمل کرے بعض دوسرے مقامات پر معاملہ کی نوعیت بدل جائے گی یہاں اس عیسائی کے ہاں دوسرے یہودیوں کو جانے کی اجازت ہوگی۔ تاکہ وہ عیسائی کو ایسے کاروبار میں لگا دے جس میں وہ دھوکہ بازی سے عیسائی کا سرمایہ ہتھیا لیا جائے کسی عیسائی ( ) کی جائداد یا مال تمام یہودیوں کا مشترکہ سرمایہ ہے اور اس پر استحقاق اس یہودی کا ثابت ہو جائے گا جو اس پر پہلے قبضہ کرے بعض یہودی ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ ایسا نہیں ہونا چاہیے۔

یہودی کتابچے (CHOSCH HOEM HOGDH 183, 7) میں درج ہے کہ "اگر کوئی یہودی کسی عیسائی (AKUM) کے ساتھ کاروبار کر رہا ہے اور ایک دوسرا

اسرائیلی اگر اس عیسائی کو پیمانہ وزن یا تعداد کے ذریعے دھوکہ دے کر کچھ نفع حاصل کر لیتا ہے تو وہ نفع دونوں یہودیوں کو آپس میں تقسیم کر لینا ضروری ہے کیونکہ اس معاملہ میں دونوں کی مشترکہ کوشش شامل ہے۔"

۴۔ عیسائیوں کو دھوکہ دینے کے لئے ایک یہودی بہانہ سازی سے عیسائی ہونے کا اعلان کر سکتا ہے

یہودی کتابچہ {IORE DEA (157.2 Hagah) رقمطراز ہے اگر ایک یہودی صنم پرستوں (عیسائیوں) کو کواکب پرستی کا بہانہ بنا کر دھوکہ دے سکے تو اُس کو ایسا کر لینا چاہیئے۔

۵۔ ایک یہودی کو اجازت کہ عیسائیوں کے ساتھ سود یا کاروبار کرے

یہودی کتابچہ ABBODAH ZORAH 5.49 میں لکھا ہے "مجھے ایسے جو صنم پرستی میں مبتلا ہوں سود لینا جائز ہے۔" اسی طرح (159، ا IORE DEA) میں لکھتا ہے "تورات کے مطابق ایک عیسائی A KUM کو سود قرض دینا جائز ہے کچھ یہودی اکابرین اس کا انکار کرتے ہیں بجز ایسے حالات کے موت و حیات کا سوال پیدا ہو گیا ہو۔ آج کل یہ کسی بھی وجہ سے جائز ہے۔"

III- قانونی معاملات میں عیسائیوں کو گزند پہنچانا چاہیئے

۱- کسی عیسائی کو مجرم قرار دینے کے لئے ایک یہودی کو جھوٹ بولنا اور جھوٹی قسم اٹھانا جائز ہے۔ یہودی کتابچہ Babha Kama 113 a رقمطراز ہے: ہماری تعلیم یہ ہے۔ جب کبھی کوئی یہودی اور کوئی عیسائی ایک دوسرے کے خلاف عدالت میں پیش ہوں تو اپنی قوانین کے تحت حتی الامکان کوشش کی جائے کہ یہودی کی بریت ہو جائے اگر جیت عیسائی (goim) کی ہو جائے تو اُسے بتا دینا ضروری ہے کہ ہمارے قوانین کا تقاضا یہی ہے کہ انصاف کا [illegible] کیا جائے چاہے وہ یہودی کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ تاہم اگر یہودی کی بریت غیر یہودی قانون کے تحت بھی ممکن ہو تو ایسا کرنا ضروری ہے اور یہ بتا دینا چاہیئے کہ ہمارے قوانین کے تحت یہ بریت ہوئی ہے۔ اگر یہ ممکن العمل نہ ہو تو نہایت بیدردی سے عیسائی (goim) کے خلاف کاروائی کرنا چاہیئے جس طرح ربی اسماعیل (RABI ISCHMAIL) کا مشورہ ہے۔ لیکن ربی عقیبہ (Rabi Akiba) کا نظریہ یہ ہے تمہیں (یعنی یہود کو) دھوکہ دہی کا ارتکاب نہیں کرنا چاہیئے (جس سے عیسائی کی حق تلفی ہو)، کیونکہ اس سے خداوند تعالیٰ کے نام کی توہین ہوتی ہے۔ اور یہودی کو جھوٹی شہادت کی سزا ملنا چاہیئے۔ ربی عقیبہ نے بھی اپنے قول کی مزید وضاحت بایں الفاظ کی ہے۔ جب تک یہودی کے جھوٹ بولنے کا علم عیسائی مخاصم کو نہ ہو تو (فیصلہ یہودی کے حق میں ہونے سے) خدا تعالیٰ کے نام کی توہین نہیں ہوتی۔ یہودی کے اس جھوٹ اور جھوٹی شہادت کے عمل کی مزید وضاحت کتابچہ (Baba Kama 113 - b) میں یوں کی گئی ہے "خداوند تعالیٰ کے نام کی توہین اس صورت میں نہیں ہوتی جبکہ مثلاً ایک یہودی کسی عیسائی سے ایسا جھوٹ بولے کہ! میں نے تمہارے والد کو فلاں چیز دی تھی لیکن وہ تو فوت ہو چکا ہو ہے اب وہ چیز تم مجھے واپس کرو، یہ بات اس وقت تک جائز ہے جب تک

عیسائی کو یہ یقین نہ ہو کر تم (یہودی) محض جھوٹ بول رہے ہو۔

۲۔ یہودی اپنے ضمیر کو آلودہ کئے بغیر (عیسائی کے خلاف) جھوٹی شہادت دے سکتا ہے

یہودی کتابچہ (KALLAH) میں لکھا ہے۔ اس عورت (MAMZAR ممزر کی والدہ) نے ربی عقیبہ (RABBI AKIBAH) سے کہا میرے روبرو قسم اٹھاؤ۔ ربی عقیبہ نے اپنے ہونٹوں سے تو قسم اٹھائی لیکن اپنے دل میں اس قسم کو ناجائز ٹھہرایا اسی طرح کی تحریر ربی عسقر (Rablee Ascher) کے کتابچہ (Schalhkoth Hagahkoth) کے اندر بھی موجود ہے اگر کوئی مجسٹریٹ کسی شہر کے یہودیوں کو مجبور کرے کہ وہ اس بات پہ حلف لیں کہ وہ نہ تو شہر سے بھاگ جائیں گے اور نہ ہی کوئی چیز باہر لے جائیں گے۔ ایسی صورت حال میں یہودیوں کو جھوٹی قسم اس انداز میں اٹھا لینی چاہیئے کہ وہ آج کے روز نہ تو شہر سے بھاگ جائیں گے اور نہ ہی صرف آج کے روز شہر سے کوئی چیز باہر لے جائیں گے۔

۱۷۔ عیسائیوں کو زندگی کے لوازمات میں نقصان پہنچانا ضروری ہے

یہودیوں کو ان ظالموں سے لڑائی کرتے ہیں کوئی فروگذاشت نہیں کرنی چاہیے جنہوں نے ان کو چوتھی مرتبہ قید و بند میں محصور کیا ہوا ہے تاکہ ان کو آزادی نصیب ہو سکے۔ انہیں عیسائیوں کے ساتھ بڑی دانشمندی سے لڑنا چاہیئے اور ان کو برائی سے بچاتے کے لئے ہر ممکن اقدام سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ عیسائیوں کے مریضوں کی قطعاً کوئی پرواہ نہیں کرنا چاہیئے۔ ان کی عورتوں کو زچگی کے وقت کسی قسم کی مدد فراہم نہیں کرنا چاہیئے اور اگر

انہیں موت کے خطرات کا سامنا ہو تو ان کے بچاؤ کی کوئی تدبیر یا فکر نہیں کرنا چاہیئے

ربی یہودا (RABBA JEHUDA) نے ربی چزکیہ (RABBI CHEZKIA) سے کہا

۱۔ ایک یہودی کو ہمیشہ کوشش کرنا چاہیئے کہ عیسائیوں کو دھوکہ میں مبتلا کرے

وہ شخص قابلِ تعریف ہے جو اپنے آپ کو اسرائیل کے دشمنوں سے آزاد کرا سکے۔ اور ایسے انصاف پسند لوگ قابلِ تعریف ہیں جو اپنے آپ کو عیسائیوں سے الگ کر کے ان کے خلاف لڑتے ہیں۔ ربی چزکیہ نے کہا ہمیں ان کے خلاف کس طرح لڑنا چاہیئے؟ ربی یہودا نے کہا دانشمندانہ مشورت سے تم ان کے خلاف جہاد کرو کسی قسم کا جہاد؟ اس توریت کا جہاد جو انسان کی اولاد اپنے دشمنوں کے خلاف کرتی آئی ہے جس طرح یعقوب (JACUB) نے عیسو (ESAU) کے ساتھ کیا۔ یعنی دھوکہ دہی اور مکاری کے ساتھ جب کبھی ممکن العمل ہو۔ ان کے خلاف لڑائی مسلسل جاری رہنی چاہیئے حتیٰ کہ قانون کی حکمرانی لوٹ آئے۔ لہٰذا میں پوری طمانیتِ قلب کے ساتھ کہتا ہوں کہ ہمیں اپنے آپ کو ان (عیسائیوں) سے آزاد کرانا چاہیئے اور ان پر حکومت کرنا چاہیئے۔

۲۔ ایک بیمار عیسائی کی کوئی مدد نہیں کرنا چاہیئے

یہودی کتابچہ (IORE DEA 158, ا) رقمطراز ہے عیسائی (AKUM) کا علاج معالجہ نہیں کرنا چاہیئے چاہے اس کا معاوضہ بھی مل رہا ہو۔ جب تک کہ ان کی دشمنی کا اندیشہ نہ ہو!

۳- ایک عیسائی عورت کو زچگی میں کوئی مدد نہیں دینا نہیں

یہودی کتابچہ ORACH CHATRUN رقمطراز ہے۔ سبت کے روز کسی عیسائی عورت کو جو زچگی میں مبتلا ہو کم سے کم مدد بھی نہیں دینا چاہیئے۔ تاکہ یوم سبت کی بے حرمتی ہو۔"

۴- ایسے عیسائی ہرگز مدد نہیں کرنا چاہیئے جو موت کے خطرہ سے دوچار ہو

یہودی کتابچہ CHOSCHAN HOES L رقمطراز ہے اگر تم کسی کافر کو دیکھو جو تورات پر ایمان نہیں رکھتا کہ وہ کسی کنوئیں میں گر پڑا ہے جس میں ایک سیڑھی بھی موجود ہے تو فوراً اس سیڑھی کو وہاں سے ہٹا دو اور اس کافر سے کہو کہ" میں نے جا کر اپنے بیٹے کو ایک چھت پر سے اتارنا ہے (جس کے لئے سیڑھی درکار ہے) میں سیڑھی فوراً تمہارے پاس واپس لے آؤں گا۔ تاہم کتھائی (KUTHAEI) جو ہمارے دشمن نہیں ہیں اور جو اسرائیلی بھیڑوں کی گلہ بانی کرتے ہیں۔ ان کو بلا واسطہ نہیں مارنا چاہیئے۔ لیکن ان کو موت سے بچانا بھی نہیں چاہیئے۔

نیز یہودی کتابچہ (IOREDEA 158) رقمطراز ہے۔" ایسے عیسائی جو ہمارے دشمن ہیں ان کو بلا واسطہ نہیں مارنا چاہیئے ان کو موت کے خطرہ سے بچانا بھی نہیں چاہیئے۔ مثلاً اگر تم کسی کو سمندر میں ڈوبتا ہوا دیکھو تو جب تک وہ رقم دینے کا وعدہ نہ کرے اسے باہر نہ نکالو۔ یہودی کتابچہ میمونائڈز ہلکوتھ (MAIMONIDIS HELKOTH AKUM X-17) رقمطراز ہے ان پر کسی طرح کا ترس نہ کھاؤ کیونکہ یہ کہا گیا ہے کہ ان کے لئے ترحمانہ جذبات کا اظہار مت کرو۔ لہذا جب تم کسی

عیسائی کو کسی مشکل میں گرفتار پاؤ یا ڈوبتا ہوا دیکھو۔ اس کی مدد کے لئے مت آگے بڑھو
اگر وہ موت کے خطرات سے دوچار ہے تو اسے موت کے منہ سے مت بچاؤ۔
لیکن ان (عیسائیوں) کو اپنے ہاتھوں جان سے مارنا جائز نہیں جیسے کنوئیں میں
دھکیل دینا یا اس طرح کا کوئی اور طریقہ اختیار کرنا۔ کیونکہ وہ (عیسائی) ہمارے
ساتھ حالت جنگ میں نہیں ہیں۔

آرٹیکل II عیسائی گردن زدنی ہیں

بالآخر تالمود کا حکم یہود پر نافذ ہے کہ عیسائی بغیر کسی جذبہ رحم کے گردن زدنی
ہیں عبودہ زارہ (Albo dah Zarah 26 ب) رقمطراز ہے۔ کافر
غدار اور مرتد سب کے سب اس کے لائق ہیں کہ کو ایک کنوئیں میں ڈال دیا جائے اور
ان کی جانیں بچائی نہ جائیں۔ تالمود کی کتاب (CHOSCHAN HAMISCHPAT 388 ۱۰ اور ۱۵)
ایک جاسوس جہاں کہیں ملے ہمارے زمانہ میں بھی گردن زدنی ہے۔ اسے اعتراف
جرم جاسوسی سے پہلے بھی جان سے مار دینا چاہیئے۔ اور اگر وہ اپنے جرم کا اعتراف
ہی کرے اور جرم کی نوعیت سنگین بھی نہ ہو۔ تب بھی اسے سزائے موت کا حکم
سنا دینا چاہیئے۔ تاہم اُسے انتباہ کر دینا چاہیئے کہ وہ اعتراف جرم نہ کرے اور
اگر وہ گستاخی کرتے ہوئے اپنے جرم جاسوسی کا اعتراف کرنے پر مصر ہو تو اُسے
جتنی جلدی ممکن ہو قید حیات سے آزاد کر دینا چاہیئے۔ اگر اسے تنبیہ کرنے کے
لئے وقت نہ ہو تو اس کی چنداں ضرورت نہیں۔ بعض (یہود) کا یہ کہنا ہے کہ ایک
غدار کو صرف اسی وقت جان سے مارنا چاہیئے جبکہ اس سے نجات حاصل کرنے
کے دوسرے راستے مسدود ہوں جیسا کہ اس کی زبان کاٹ دینا یا آنکھیں
پھوڑ دینا اگر ایسا ممکن ہو تو اسے جان سے نہیں مارنا چاہیئے۔ کیونکہ ایسا آدمی

دوسرے ایسے لوگوں سے زیادہ برا تو نہیں جو ہم (یہود) پر ظلم و ستم کرتے رہتے ہیں۔
چوشن ہیم Chos chns Hoem 388 15 میں مرقوم ہے کہ اگر اس بات کا ثبوت مل جائے کہ فلاں شخص نے تین مرتبہ اسرائیل کے ساتھ غداری کی ہے یا اسرائیلیوں کا سرمایہ عیسائیوں (Hai Roth AKum) دے دیا ہے۔ تو ہمیں دانشمندانہ سوچ بچار کے بعد ایسے شخص کو صفحہ ہستی سے مٹانے کی تدبیر کر لینی چاہیئے۔
ایک ایسا عیسائی جو یہودی قانون و فقہ کا مطالعہ کر رہا ہو موت کا مستحق ہے
(RABBI JOSCHANAN Sanhedrim) میں ربی جوشنان
کہتا ہے: "ایک عیسائی (۸۵) جو (یہودی) قانون کی ٹوہ لگاتا ہے وہ سزائے موت کا مستوجب ہے"۔

۳۔ آرٹیکل II یہودی سے عیسائی بننے والے گردن زدنی ہیں

تالمود کتاب ہلکوتھ آکم (HALKOTH AKUM X 2) رقمطراز ہے:
سابقہ بیان شدہ سزائیں تو صنم پرستوں (پیدائشی عیسائیوں) کے لئے ہیں لیکن ایسے اسرائیل جو اپنے دین سے برگشتہ ہو کر لذات طلب عیسائی بن جاتے ہیں۔ وہ بھی موت کے گھاٹ اتار دینے چاہیئں۔ اور انہیں مسلسل اذیتیں دے کر ہلاک کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ وہ اسرائیل کے لئے موجب وبال ہیں اور لوگوں کو خدا کے راستہ سے روکتے ہیں۔
یہودی کتابچہ (۲ و ۱۵۸ IORE DEA HAGAH) رقمطراز ہے: "مرتد جو عیسائیو (AKUM) کی لذت کوشیوں کی طرف مائل ہو جاتے ہیں اور ان کی صحبت میں ملوث ہو کر نجوم و کواکب کی پرستش ان کی طرح کرنے لگتے ہیں۔ وہ سب گردن زدنی ہیں"
اسی طرح چوشن ہیم (۱۵ او ۲۵ م CHOSCHAN HOEM) میں لکھا ہے: "وہ

یہودی جولذت طلب اور عیش کوش بن جاتے ہیں اور نجوم وکواکب کی پرستش شروع کر دیتے ہیں اور نہایت گھناؤنا گناہ کرتے ہیں اور وہ جو زخمی جانوروں کا گوشت کھاتے ہیں جو متکبرانہ لباس زیب تن کرتے ہیں وہ سب لذت طلب کہلانے کے مستحق ہیں۔ اسی طرح وہ لوگ جو تورات کے منکر ہیں اور اسرائیلی پیغمبروں کو نہیں مانتے — تو ان سب کے بارے میں قانون یہ ہے کہ وہ جان سے مار دیئے جائیں۔ اگر موت وحیات کی قوت حاصل ہو تو ایسے سب لوگ جان سے مار دیئے جائیں۔ اور اگر یہ ممکن العمل نہ ہو تو انہیں دجل و فریب کے ذریعے موت کی راہوں پر ڈال دیا جائے۔

HALKOTH TRECHOVAH
ربی میمونائڈز کی کتاب ہلکوتھ ٹرے چولیا (۸ د III ۸) میں ان لوگوں کی فہرست مہیا کرتا ہے۔ جو یہودی قانون کے منکر ہیں۔ قانون کا انکار کرنے والے لوگوں کی تین جماعتیں ہیں (۱) وہ جو کہتے ہیں کہ تورات خدا کا کلام نہیں حتیٰ کہ اس کی ایک آیت یا ایک لفظ بھی خدا کی طرف سے نازل نہیں ہوا۔ بلکہ یہ موسیٰ علیہ السلام کی تصنیف ہے۔ (۲) دوسرا گروہ جو تورات کی تفسیر یعنی مشنا (Much nah) کے زبانی قانون کا انکار کرتے ہیں اور قانون دانوں کی حیثیت کو تسلیم نہیں کرتے (۳) تیسرا گروہ وہ ہے جو یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ خدا نے قانونِ عتیق کو قانونِ جدید سے بدل دیا ہے۔ اور اب تورات کی قدر و قیمت ختم ہو چکی ہے۔ اگرچہ وہ اس بات کے منکر نہیں کہ تورات خداوند تعالےٰ کا ہی کلام تھا۔ جس طرح کے عیسائی اور ترکوں (مسلمانوں) کا عقیدہ ہے۔ یہ سب کے سب قانونِ تورات کے منکرین ہیں۔

III عیسائی اس لئے گردن زدنی ہیں کہ وہ ظالم اور ستمگر ہیں

تالمود کتاب ZOHER I 25 رقمطراز ہے: "زمین سے لگاؤ رکھنے والے لوگ (یعنی اسمٰعیل اور اُن کے پیروکار یعنی عیسائی) بت پرست ہیں اور ان کے متعلق لکھ دیا گیا ہے: ان کو روئے زمین سے محو کر دیا جائے۔ اما لیک کی یاد مٹا دی جائے گی۔ وہ اس چوتھی اسیری میں ہمارے (یہود) کے ساتھ بدستور موجود ہیں — یعنی شاہزادگان روما جو درحقیقت اما لیک ہیں۔

۱۔ سب سے پہلے ان شاہزادوں کو جان سے مار دینا چاہیئے۔ کیونکہ اگر ان کو زندہ رہنے دیا گیا تو یہود کی آزادی کی امیدیں ختم ہو جائیں گی اور اس چوتھے دور اسیری سے نجات کے لئے تمام دعائیں بے اثر قرار پائیں گی۔ کتاب زوہر (ZOHAR I 279) میں لکھا ہے: "یہ بات یقینی ہے کہ ہماری اسیری بدستور قائم رہے گی جب تک غیر یہود شاہزادگان کا قصہ تمام نہیں کر دیا جاتا جو بتوں کی پرستش کرتے ہیں۔" ایک دوسرے مقام پر کتاب زوہر (ZOHAR II 19a) میں رقم ہے: "ربّی یہودا نے کہا: آؤ آ کر دیکھو کہ یہ کس طرح ہے۔ کس طرح شاہزادوں نے اسرائیل پر بزور بازو قبضہ کر لیا ہے۔ اور اسرائیلی کوئی واویلا نہیں کرتے۔ لیکن جب (کسی) شاہزادے کا اقتدار ختم ہوتا ہے تو ان (یہود) کا شور جشن سنائی دیتا ہے۔ یہ لکھا جا چکا ہے کہ: اہل مصر کا بادشاہ مر گیا اور فوراً ہی اولاد اسرائیل کو قید سے آزاد کر دیا گیا وہ (خوشی کے مارے) چیخ اٹھے اور ان کی آوازیں خداوند اقدس کی طرف عود کر گئیں۔

۲۔ یہود کے نزدیک سب سے زیادہ قابلِ نفرت وہ مملکت ہے جس کا بڑا شہر روما ہو۔ وہ (عیسائی) اس کو روما کی بادشاہت اور (EDOMITIS) کی مملکت کہتے ہیں۔ یہ بادشاہت

جو غرور و تمکنت اور شر و فساد کی بنیادوں پر قائم ہے ۔ یہ ہے خدا ناترس سلطنت روم ۔ ترک سلطنت اسماعیلیوں کی بادشاہت کہلاتی ہے جیسے وہ (عیسائی) تباہ کرنا نہیں چاہتے ۔ روما کی سلطنت کو صفحہ ہستی سے مٹانا ضروری ہے کیونکہ جب مفسد روم تباہ ہو جائے گا تو نجات اور آزادی خدا کے منتخب لوگوں کو نصیب ہو گی۔

ربی داؤد کمچی (RABBI DAWID KAMCHI) لکھتا ہے: "جو کچھ انبیاء نے آخری دنوں میں روم کی تباہی کے بارے میں پیشگوئی کی تھی وہ دراصل روم ہی کے لئے تھی ۔ جس طرح (ESAIH) اس کی تشریح کرتا ہے (او ۳۴ .CH) "اے اقوام عالم نزدیک آجاؤ اور سنو .... کیونکہ جب روم تباہ ہو جائے گا تو اسرائیل کی خلاصی ہو جائے گی"۔ ربی ابراہیم نے بھی اپنی کتاب (TAS CROR HAM WOR) میں تحریر کیا ہے: "روما کی تباہی کے فوراً بعد ہمیں آزادی نصیب ہو گی۔"

آخر الذکر جملہ عیسائی عقیدہ رکھنے والے افراد بشمول

صالحین و متقین گردن زدنی ہیں

عبودہ زارہ (ABBODAH ZORAH 26 b) رقمطراز ہے: "عیسائیوں میں بہترین افراد بھی موت کے گھاٹ اتارے جانے کے قابل ہیں"۔ سلچن آرچ (SCHALCHAN ARKCH 26 b TOSEPHETH) مندرجہ بالا الفاظ کے بعد کہتا ہے: "وہ عیسائی جو یہودیوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچاتے ان کو جان سے نہیں مار دینا چاہیئے بعضوہ عشا نغمرا (غمی الشل کے خلاف جنگ نہیں کرتے ۔ لفظ "جنگ" (MILCHANIDIO) کی یوں وضاحت کی گئی ہے: "لیکن جنگ کے ایام میں عیسائیوں کو جان سے مار دینا چاہیئے کیونکہ یہ لکھا جا چکا ہے ۔ کہ عیسائیوں

یعنی اچھے عناصر اس بات کے مستحق ہیں کہ ان کو مار دیا جائے گا۔

ایک یہودی کسی عیسائی کو موت کے گھاٹ اُتار دے

تو اُس نے کوئی گناہ نہیں کیا بلکہ خداوند کے حضور میں

ایک قابلِ قبول قربانی پیش کی ہے

تالمود کتاب (SEPHAR OR ISRAIL 177) میں رقمطراز ہے:
ایک کافی (نوشتہ Ka lepeth) (عیسائی) کی جان نے کر اُسے مار ڈالو اور اس طرح تم خداوند کو اس قدر راضی کرو گے کر گویا تم نے اس کے حضور خوشبو کا نذرانہ پیش کیا ہے اور (۲۲۳ - N-C ۵ ۲) Glakoth Sumoki میں لکھا ہے: "جو کوئی کسی خدا ناترس آدمی کا خون بہائے گا تو وہ خداوند کی بارگاہ میں اتنا ہی مقبول ہو گا جتنا کہ ایک قربانی مقبول ہوتی ہے۔"

یروشلم کے یہودی معبد کی تباہی کے بعد جو واحد

قربانی لازمی اور ناگزیر ہے وہ عیسائیوں کے

وجود کا مٹا دینا ہے

زوہر (ZOHAR III 227) GARD PASTOLE میں رقمطراز ہے: "وہ واحد قربانی جس کی ضرورت یہ ہے کہ ہم نجس ناپاک (عیسائی) لوگوں کو اپنے درمیان

سے بتا دیں۔ (ZOHAR III 227a) موسیٰ علیہ السلام کی تمثیل جو گدھے کے بچے اور میمنے کے اس کے عوض قربانی کے بارے میں یعنی لکھتا ہے: گدھے سے مراد غیر یہودی ہے۔ جس کے عوض نہ میں بھیڑ کا بچہ اسرائیل کی منتشر بھیڑوں میں سے ایک کا پیش کیا جانا ضروری ہے۔ اور اگر وہ اس معاوضہ کے لئے تیار نہ ہو تو اس کے سر کی کھوپڑی توڑ دینا چاہیئے ان کو زندہ افراد کی کتاب سے خارج کر دینا چاہیئے کیونکہ ان کے بارے میں کہا جا چکا ہے کہ جو کوئی میرے خلاف گناہ یعنی نافرمانی کر گیا میں اس کو کتاب زندگی سے خارج کر دوں گا۔

عیسائیوں کو جان سے مار دینے والوں کو بہشت میں اعلیٰ مقامات ملیں گے

تالمود کی ZOHAR I - 38a زوہر رقمطراز ہے: چوتھے بہشت کے محلات میں وہ لوگ ہیں جنہوں نے صیہون اور یروشلم کا ماتم کیا اور وہ جنہوں نے تمام محبت پرست مشرک اقوام کو نیست و نابود کر دیا۔ اور وہ جو صنم پرستوں کو قتل کرتے ہیں ان کو سرخ رنگ کے حلّے پہنائے جائیں گے۔ تاکہ وہ پہچانے جائیں اور ان کا احترام کیا جائے۔

یہود کو کبھی بھی عیسائیوں کو صفحہ ہستی سے مٹانے میں تساہل نہیں کرنا چاہیئے انہیں کبھی امن کی حالت میں نہیں چھوڑنا چاہیئے اور کبھی ان کے زیر حکم نہیں آنا چاہیئے!

تالمود کتاب (HAIL KOTH AKUM XI-1) رقمطراز ہے بت پرستوں کے ساتھ مت کھاؤ نہ ہی انہیں بتوں کی پرستش کرنے دو۔ کیونکہ تحریر شدہ حکم ہے کہ:

ان سے کوئی عہد واقرار نہ کرو۔ نہ ہی ان کے لئے جذبات رحم ظاہر کرو۔ یا ان کو پوری طرح بت پرستی سے باز رکھو یا پھر جان سے مار دو۔ ہر وہ مقام جہاں یہودیوں کو قوت (اقتدار) حاصل ہو وہاں کسی بت پرست (عیسائی) کو نہ چھوڑو۔

IX تمام یہودیوں پر ملی اتحاد ضروری ہے تاکہ اپنے غداروں کو تباہ کر سکیں

چوشن ھلم (۷۶ و ۲۳۸ CHOSCHAN HOEM) میں درج ہے
ایک یہودی شہر کے مکینوں کا فرض ہے کہ وہ غدار کی سرکوبی کے لئے مالی معاونت میں پورا پورا حصہ ادا کریں اگرچہ ان کو دوسرے ٹیکس ہی ادا کرنے پڑتے ہیں۔

۳۔ کوئی مذہبی تقریب خواہ کتنی ہی سنجیدہ ہو ایک عیسائی کا سر قلم کی راہ میں رکاوٹ نہیں بننی چاہئے

تالمود (۴۹ب PESACHING 49b) میں لکھا ہے: ربی ابی زر (RABBI ELEAZAR) نے کہا ایک احمق (جو نہ ہی سفلی تعامنوں کی طرف مائل ہے) کا سر قلم کرنے کی اجازت ہے اگرچہ وہ یوم سبت میں واقع ہونے والی ضیافت کفارہ دن ہی کیوں نہ ہو" اس کے شاگردوں نے اس سے کہا! ربی آپکو سر قلم کرنے کی بجائے "قربانی" کا لفظ استعمال کرنا چاہیے" ربی نے جواب دیا" نہیں اس کو قربانی نہیں کہنا چاہیے کیونکہ قربانی کے ساتھ نماز و دعا ضروری ہے لیکن جب تم کسی کا سر قلم کرنے لگو نماز و دعا کی حاجت نہیں ہوتی۔

XI یہودیوں کی تمام دعاؤں، نمازوں اور اعمالِ مذہبی کا صرف ایک مطمحِ نظر یا مقصود ہونا چاہیے کہ دینِ عیسوی تباہ ہو جائے

یہود اپنے مسیحائے منتظر اور نجات دہندہ کی تصویر کشی اس طرح کرتے ہیں کہ وہ غیر یہود کے لیے جابر و ایذا دہندہ ہوگا جو غیر یہود پر طرح طرح کے آلام و مصائب کے پہاڑ گرائے گا۔ تالمود نے تین عظیم برائیوں کا ذکر کیا ہے جو (بہ زعمِ یہود) مسیحا کے دنیا میں آجانے پر نمودار ہوں گے۔ تالمود کی کتاب میں (SCHABBOTH 118 9) میں درج ہے: "جو کوئی سبت کے روز تین کھانے کھائے گا وہ تین برائیوں سے بچا لیا جائے گا: (۱) یہودی مسیحا کی سزاؤں سے (۲) دوزخ کے عذاب سے اور (۳) یاجوج ماجوج کی جنگ کی تباہ کاریوں سے۔ کیونکہ یہ لکھا ہوا ہے کہ: میں الیاس پیغمبر کو بھیجوں گا۔ مسیح آقا کے دن سے پہلے"!

XII اپنی دعاؤں میں یہودی اپنے منتقم مسیحا کی آرزو میں آہیں بھرتے ہیں خاص طور پر عید فصح سے ذرا پہلے!

"اُن قوموں پر اپنا غیض و غضب انڈیل دے جو تجھے جانتی نہیں اور ان کی حکومتوں پر جو تیرے نام سے برکت حاصل نہیں کرتیں۔ ان پر اتنا قہر و غضب انڈیل دے اور تیرا جلال و غضب ان کو اپنی گرفت میں لے لے ان کو مسلسل اذیتیں دے، ہلاک کر دے تاکہ تیرے

غصہ کی بدولت وہ خداوند کے آسمان کے نیچے باقی نہ رہیں۔"

ان کی ایک اور دعا ہے "اے خدا کب تک تیری قوت و سطوت مغلوب رہے گی؟ اور کب تک تیرا حسن جمال ظالم کے تابع رہے گا؟ ہمارے اعداء کے خلاف اپنی سطوت و جبروت کا مظاہرہ فرما! ان کی قوتوں کو پاش پاش کر دے۔ اور اُن کو اپنے احوال میں غلطاں و پیچاں کر دے!"

ان کی ایک دعا یہ بھی ہے: "ظالم کی تمام امیدیں منقطع کر دے۔ تمام مرتدین ایک آن میں فنا ہو جائیں۔ اس متکبر حکومت (رومن ایمپائر) کو جڑ سے اکھیڑ دے۔ اس کو پارہ پارہ کر کے تباہ و برباد کر دے۔ ہمارے ہی وقتوں میں تمام اقوام کو ہمارے زیر نگیں کر دے۔"

عین اسی وقت گڈ فرائی ڈے (Good Friday) کے روز روم کی مغرور سلطنت کا شاہزادہ پاپائے روم دعا کرتا ہے اور دنیا میں ہر متنفس کو دعا کا حکم دیتا ہے کہ وہ مرتدین کو گمراہوں کے لئے یوں دعا کریں: "آؤ وفا ناشناس یہودیوں کے لئے دعا کریں کہ خداوند ہمارا خدا ان کے دلوں سے پردے ہٹا دے۔ تاکہ وہ ہمارے آقا یسوع مسیح کو پیغمبر اور مسیحا تسلیم کر لیں۔ اے خدائے قادر و لم یزل! جو یہود کو غداری کے باوجود اپنے رحم و کرم سے محروم نہیں رکھتا۔ ہماری یہ دعائیں سن لے جو ہم نابینا لوگوں کی بصارت و بینائی کے لئے مانگ رہے ہیں۔ تاکہ وہ حق کی روشنی کا اعتراف کرتے ہوئے جو عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ اپنی ظلمات کی غاروں سے باہر نکلیں۔ ہاں یسوع مسیح ہمارے آقا کے ذریعے!"

اے یعقوب! تیرے جلاوطنی کے عارضی گھر کتنے حسین ہیں! اور تیرے خیام اے اسرائیل

(NUM ۲۴،۵)

اختتامی کلمات

مہربان قاری! اس کتابچہ میں ہم نے تالمودی کتابوں سے معدودے چند کے شذرات پیش کیے ہیں جو عیسائیوں کے بڑے ادارے میں یہود کے خیالات ظاہر کرتے ہیں۔ لیکن فصاحت و اختصار کی خاطر اور آپ کی حساس روح کو جراحت سے بچانے کے لیے بہت سارے شذرات جو شامل کیے جا سکتے تھے چھوڑ دیے ہیں۔ یہ عبارتیں جو ہم نے تالمودی کتاب سے اخذ کر کے حوالہ جات کے ساتھ اس کتابچہ میں شامل کر دیتے ہیں۔ یہ ظاہر کرنے کے لیے بالکل کافی ہیں کہ یہودیوں کے ایسے بیانات کس قدر جھوٹے ہیں جب وہ یہ کہتے ہیں کہ تالمود کے اندر ایسی کوئی چیز نہیں جو عیسائیوں کے خلاف نفرت اور دشمنی کے جذبات کو ابھارنے والے ہوں۔

میرے عیسائی قاری! اگر اس کتاب میں خوفناک اور بھیانک کلمات کفر اور اپنے دینی شعائر اور عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں گستاخیاں پڑھ کر تمہاری طبیعت میں وحشت ناک کراہت پیدا ہو تو اپنے غیظ و غضب کی باگیں میری طرف نہ موڑ دینا کیونکہ میں نے کتاب کے ابتدا میں یہ نہیں کہا کہ میں کوئی خوشگوار چیز پیش کرنے والا ہوں۔ یہ سب کچھ تالمود سے اخذ کر کے آپ کو پیش کیا گیا ہے کہ آپ اندازہ کر سکیں کہ تالمود عیسائیوں کے متعلق درحقیقت کیا تعلیمات دیتی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ میں اس سے بہتر طریقہ اختیار کرنے پر قادر نہ تھا۔

تاہم مجھے اس بات کا پورا احساس ہے کہ سچائی کبھی بھی ہر ایک کو راضی نہیں کر سکتی حقائق کو بے نقاب کرنے پر بہت سے لوگ میرے دشمن بن جائیں گے۔ اور مجھے اس دشمنی کی یاد دہانی بھی کرا دی گئی ہے جو تالمود کے قوانین کے تحت (مجھ جیسے) غداروں کے لئے موت کی سزا اور دھمکی ہے اور اس سے بھی بڑھ کر ان لوگوں کے مسلسل انتباہ بھی ہم خود اپنے

تجربات کی روشنی میں مجھے کرتے رہے ہیں کیونکہ وہ اُن افعال کو بخوبی جانتے ہیں جو یہودی ایسے لوگوں کے خلاف کر گزرتے ہیں، جو یہود کے خلاف جذبات پیدا کرنے والی چیزوں کو ظاہر کرتے ہیں۔ اُن سب انتباہ کرنے والے احباب نے مجھے پیشگی بتا دیا تھا کہ میں یہودیوں کے ہاتھ ہلاک ہو جاؤں گا۔ مجھے میرے کام کی تکمیل سے روکنے کے لئے بعض دوستوں نے مجھ سے التجا بھی کی کہ میں پروفیسر کا ریخیلا PROFESSOR CHORINI کے انجام کو یاد کروں جسے اچانک اس وقت موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ جب اس نے تالمود کا ترجمہ مقامی زبان میں شروع کیا ہی تھا۔ بعض نے مجھے راہب ڈاٹی ڈے کس آف ولنا DADACUS OF VILNA کا انجام یاد دلایا جسے یہودیت ترک کر کے عیسائیت اختیار کرنے پر بڑی بے رحمی سے قتل کر دیا گیا۔ کچھ احباب نے ایسے لوگوں کی نشاندہی بھی کر دی جن کو اس جرم میں اذیتوں کا نشانہ بنایا گیا کہ انہوں نے یہودی مذاہب کے اسرار سے پردہ چاک کر دیا تھا۔ کچھ اور احباب نے مجھے ان خطرات سے بھی متنبہ کیا جو میرے خویش و اقارب پر منڈلا سکتے ہیں۔ سینکڑوں مرتبہ یہ انتباہ مجھے کیا گیا کہ "یہودی تمہیں مار ڈالیں گے"۔

یہ کتاب جو آپ کے ہاتھوں میں ہے اس بات کا ثبوت ہے کہ میں نے دوستوں کے ڈرانے اور انتباہ کو درخورِ اعتنا نہ سمجھا۔ مجھے یہ بات اپنی ذات کے مرتبہ سے گری معلوم ہوئی کہ میں فقط اپنی زندگی بچانے کے لئے خاموش رہوں درآں حالیکہ سامی مکتبِ فکر اور اس کے مخالف مکتبِ فکر دونوں میں اس بات پر آویزش ہے کہ وہ حق کی سربلندی کے لئے لڑ رہے ہیں۔ جبکہ میں اس بات سے واقف ہوں کہ حق اور سچائی تمام تر کسی ایک مکتبِ فکر کے پاس نہیں لیکن میں نے جو کچھ کیا ہے اگر اس کے پاداش میں مجھ پر کوئی بپتا پڑتی ہے تو میں ہنسی خوشی اسے برداشت کروں گا۔ میں اپنی زندگی نچھاور کرنے کے لئے تیار رہوں —— تاکہ میں حق و صداقت کے گواہوں میں شامل ہو جاؤں!

(بائبل جان ۲۷و۱۸) آئی۔بی پرانے ٹس (J.B. RRANAITIS)

یہ غمناک حقیقت بیان کرنا ضروری ہے کہ فادر پرانے ٹس نے انجام کار بالشویک انقلاب کے دوران اپنے دشمنوں کے ہاتھوں جام شہادت نوش کیا جس طرح کہ اس نے خود پیش گوئی کی تھی (ای۔این سینکچوآری E.N. SANTRALY)

اسلامی مشن سنت نگر کی مطبوعات

انجیل برنباس	۱۵/۰	اسلام کی سچائی	۲/۰
الجہاد فی الاسلام	۲/۰	حقیقتِ عیسائیت	۴/۰
آزادی کا فرمان بنام نوعِ انسان	۲/۰	مبلغِ اعظم	۴/۰
توحید و تثلیث	۲/۰	جرمِ ارتداد	۶/۰
دینِ مبین	۲/۰	اعلائے کلمۃ الحق	۲/۰
ہم مسلمان کیوں ہوئے!	۲/۰	حقیقتِ قادیانیت	۴/۰
اسلام کی خصوصیات	۳/۰	اسلام اور کمیونزم	۲/۰
قرآن مجید اور انجیلِ جدید	۲/۰	سازشِ یہود	۸/۰
بحضور محمد صلی اللہ علیہ وسلم	۶/۰	المحبتِ مسلم	۶/۰
شراب اور جوا	۲/۰	برنباس (انگریزی)	۵/۰
اسلام اور ٹالسٹائی	۲/۰	اظہارِ حق	۲/۰
آئینہ حقائقِ قرآن	۳/۰	موددود شیلی موسیٰ ام	۲/۰
ہمارا کردار قرآن کی روشنی میں	۳/۰	گورونانک جی اور سکھ مت	۳/۰

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

رموزِ تالمود

(بابت مسیحی و مسیحیت)

مترجم

قاضی محمد سعید بی اے

اسلامی مشن، سنت نگر، لاہور